07

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

19 تا 25 شعبان المعظم 1446ھ/ 18 تا 24 فروری 2025ء

اس شمارے میں

ٹرمپ، یا ہو گٹھ جوڑ۔ حقیقت کیا ہے؟

دین کا جامع تصور

صہیونیوں کا ٹرمپ کارڈ

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین۔ حل کیا ہے؟

''عورت کے حقوق'' کے نام پر دجالی تہذیب کا حملہ

رمضان میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک بھر میں دورۂ ترجمۂ قرآن اور دیگر پروگرام

اگر تم انسانوں کو بدلنا چاہتے ہو...

اگر تم کہ انسان ہو، انسانوں کو بدلنا، اور ارواح وقلوب کے عوالم روحانیہ کو منقلب کر دینا چاہتے ہو، تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان ہو، ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ انسانوں کو اس کی قدرت نہیں دی گئی۔ البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الٰہی پیدا کر لو، اگر اپنی جماعت کے اندر اس کارفرمائے حقیقی کا ایک گھر بنا لو، تمہاری صداؤں کی جگہ تمہارے اندر سے اُس کی آواز نکلنے لگے، تمہاری آنکھوں کے حلقوں سے تمہاری نظروں کی جگہ اُس کی نگاہیں ہو جائیں، تو پھر تمہاری صدائے دعوت ایک سیلابِ انقلاب ہوگی، جس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ تمہاری زبانوں سے جو کچھ نکلے گا، وہ دلوں اور روحوں پر نقش ہو جائے گا اور پھر نہ زمین کا پانی اُسے دھو سکے گا، اور نہ آسمان کی بارش اُسے محو کر سکے گی۔ تمہاری تعلیم، بیج اور پھل دونوں اپنے ساتھ لائے گی اور تم گو چپ رہو گے، لیکن تمہاری خاموشی کی ایک ایک صدائے عمل پر کروڑوں ہستیاں اپنے دلوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر پیش کریں گی۔ تمہاری آنکھوں سے جب شرارے نکلیں گے تو دنیا میں کس کی آنکھ ہوگی جو اس سے دوچار ہو سکے؟ تمہاری زبانوں سے جب لسانِ الٰہی کی صدائے دعوت اُٹھے گی، تو اللہ کی آواز کو سن کر اُس کی کون سی مخلوق ہے جو لبیک نہ کہے گی؟

مولانا ابوالکلام آزاد

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الھدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1122

مخلوق کی فرمانبرداری میں اللہ کی نافرمانی جائز نہیں

سُورۃُ العَنکبوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت: 8

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ وَاِنۡ جَاہَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡہُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾

آیت ۸: ﴿وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ﴾ ”اور ہم نے ہدایت کی ہے، انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی۔“

﴿وَاِنۡ جَاہَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡہُمَا ؕ﴾ ”اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ ایسی چیزوں کو جن کے بارے میں تمہیں کوئی علم نہیں تو اُن کا کہنا مت مانو۔“

یہاں ”جہاد“ کا لفظ مشرک والدین کی اس ”کوشش“ کے لیے استعمال ہوا ہے جو وہ اپنی اولاد کو دینِ اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے کر سکتے تھے۔ گویا یہاں یہ لفظ اپنے خالص لغوی معنی (جدّوجہد کرنا، کوشش کرنا) میں آیا ہے۔

مکّہ کے مذکورہ حالات میں اسلام قبول کرنے والے بہت سے نوجوانوں کے لیے اپنے والدین کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بھی ایک بہت سنجیدہ مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔ ایک طرف قرآن کی یہ ہدایت تھی کہ انسان اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ کرے اور ان کی نافرمانی نہ کرے۔ اس آیت میں بہت واضح انداز میں اولاد کے لیے والدین کی فرمانبرداری کی ”حد“ (limit) بتا دی گئی ہے کہ والدین کے حقوق بہرحال اللہ کے حقوق کے بعد ہیں۔ یعنی اللہ کا حق، اس کا حکم اور اس کے دین کا تقاضا ہر صورت میں والدین کے حقوق اور ان کی مرضی پر فائق رہے گا۔ لہٰذا کسی نوجوان کے والدین اگر اُسے کفر و شرک پر مجبور کر رہے ہوں تو وہ ان کا یہ مطالبہ مت مانے۔ البتہ اس صورت میں بھی نہ تو وہ ان کے ساتھ بدتمیزی کرے اور نہ ہی سینہ تان کر جواب دے، بلکہ ادب سے اُنہیں سمجھائے کہ اُن کا یہ حکم ماننا اس کے لیے ممکن نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے مشرک والد کے ساتھ مکالمہ (سورۂ مریم، آیات ۴۲ تا ۴۵) اِس حکمتِ عملی کی بہترین مثال ہے۔

﴿اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾﴾ ”میری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے، پھر میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کرتے رہے تھے۔“

درس حدیث

اجتماعی معاملہ کی ذمہ داری

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اَیُّمَا وَالٍ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ شَیْئًا فَلَمْ یَنْصَحْ لَھُمْ وَلَمْ یَجْھَدْ لَھُمْ کَنُصْحِہٖ وَجُھْدِہٖ لِنَفْسِہٖ کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ فِی النَّارِ)) (رواہ طبرانی)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس کسی نے مسلمانوں کے اجتماعی معاملہ کی ذمہ داری قبول کر لی پھر اُس نے اُن کے ساتھ خیر خواہی نہ کی اور اُن کے معاملات کی انجام دہی میں اپنے آپ کو اُس طرح نہیں تھکایا جس طرح وہ اپنی ذات کے لیے اپنے آپ کو تھکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔“

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
19 تا 25 شعبان المعظم 1446ھ جلد 34
18 تا 24 فروری 2025ء شمارہ 07
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹرمپ، یاہو گٹھ جوڑ- حقیقت کیا ہے؟

دنیا حیران تھی، ششدر تھی، پریشان تھی۔ آخر ڈیموکریٹس جو بائیڈن کی جگہ کسی اور کو صدارتی امیدوار کیوں نہیں بنا رہے؟ وہ جو بائیڈن جو بات کرتے کرتے بھول جاتا ہے اور کبھی دائیں کبھی بائیں مڑتے ہوئے خلائی مخلوق سے ہاتھ ملاتا پھرتا ہے؟ سوال اٹھائے جا رہے تھے کہ کیا مقدموں میں پھنسا ہوا ٹرمپ صدارتی الیکشن لڑ بھی پائے گا؟ پھر یہ کہ ٹرمپ کو امریکہ کے انتہائی دائیں بازو کی حمایت تو حاصل ہے ہی، کیا تارکینِ وطن بھی اُسی کو ووٹ دیں گے جن کو امریکہ سے نکال باہر کرنے کا ٹرمپ بار بار اعادہ بلکہ وعدہ کر چکا تھا۔ تمام روایتی میڈیا ٹرمپ کی جیت کو تقریباً ناممکن قرار دے رہا تھا، خصوصاً اُس وقت جب دوسرے صدارتی مناظرے کے دوران جو بائیڈن نہیں کملا حارث مدمقابل تھی۔ جس جس نے بھی وہ مناظرہ دیکھا، اس بات کا قائل ہو گیا کہ اب امریکہ جو خود کو ”آزاد دنیا کا قائد“ قرار دیتا ہے وہاں پہلی مرتبہ ایک خاتون صدر منتخب ہوگی۔ حسبِ سابق ملٹری انڈسٹریل کمپلیکس بظاہر ٹرمپ کی مخالفت کرتا دکھائی دے رہا تھا۔ کس کاروبار نے کس صدارتی امیدوار کی کتنی فنڈنگ کی، اس کا تو بہرحال اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ 2015ء میں امریکی سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق بڑی بڑی کارپوریشنز کو اجازت ہے کہ صدارتی امیدوار کو دی جانے والی فنڈنگ کو خفیہ رکھیں۔ لیکن ٹرمپ تو ایلون مسک کو بھی ساتھ ملا چکا تھا۔ ٹرمپ کا ایک ہی بنیادی نعرہ تھا: ”امریکہ کو ایک مرتبہ پھر عظیم بناؤ!“ دوسری طرف جو بائیڈن انتظامیہ نے اسرائیل کی غزہ پر (اس وقت تک) کم و بیش بارہ ماہ سے جاری مسلسل وحشیانہ بمباری کی نہ صرف حمایت کی بلکہ ہر سطح پر اور ہر طریقے سے اسرائیل کی معاونت بھی کی۔ جدید ترین اسلحہ فراہم کیا گیا، امریکہ کے دو بحری بیڑے تو ہر دم بحیرۂ روم میں موجود رہتے تھے۔ اپنے اتحادیوں کو اسرائیل کی حفاظت پر مامور کیا۔ ایران کی طرف سے اسرائیل پر چلائے گئے میزائلوں کو روکنے کا پانچ لہری انتظام کیا۔ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں اسرائیل کی شان میں ذرا سی بھی گستاخی کرنے والی ہر قرارداد کو ویٹو کیا۔ الغرض کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں۔ ایسے میں کیا امریکہ کی سب سے مضبوط لابی ایک لااُبالی شخص کو دوبارہ صدر منتخب ہونے دے گی؟

لیکن وقت نے ثابت کیا کہ یہ محض فریبِ نظر تھا۔ ٹرمپ کے دیگر تمام وعدے ایک طرف لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اپنے پہلے دورِ حکومت میں ٹرمپ نے اسرائیل کو اس قدر نوازا کہ شاید اس سے پہلے کسی امریکی صدر نے ایسا کرنے کا سوچا بھی نہ ہو۔ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل میں اپنا سفارت خانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا اور صرف یہی نہیں، یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت بھی تسلیم کر لیا۔ ٹرمپ کے گزشتہ دورِ حکومت میں ہی اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمان) نے جیوئش نیشن سٹیٹ لاء منظور کیا جس کے تحت ریاستِ اسرائیل میں اوّل درجے کے شہری صرف یہودی ہوں گے اور اگر فلسطینیوں کو زمین کا کچھ ٹکڑا رہنے کے لیے دے بھی دیا جائے تو وہاں فوج اور پولیس سمیت تمام انتظامی ذمہ داری اسرائیلیوں کے ہاتھ میں ہی رہے گی۔ ٹرمپ نے نام نہاد ابراہم اکارڈز کا اجراء کیا۔ اس کا یہودی داماد جیرڈ کشنر عرب ممالک کے تقریباً تمام حکمرانوں سے انتہائی خوشگوار تعلقات رکھتا تھا۔ وعدوں اور دعوؤں کے ساتھ پہلے متحدہ عرب امارات اور پھر ایشیا میں اومان اور بحرین اور افریقہ میں مراکش اور سوڈان کے ساتھ سفارتی و تجارتی تعلقات قائم کروائے اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے ”normalization of ties“ کا نام چُنا گیا۔ بہرحال 2024ء کے امریکی صدارتی الیکشن سے قبل بھی ہماری یہی رائے تھی کہ ٹرمپ نہ صرف الیکشن جیتے گا بلکہ اُس کی اس جیت میں امریکہ میں بسنے والے مسلمانوں کا کلیدی کردار ہوگا۔ پھر یہ کہ امریکی صدر بننے کے بعد ٹرمپ اپنا اصلی چہرہ دکھائے گا کہ وہ اسرائیل کا ہی ایک بغل بچہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے حالات و واقعات جس تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں، حتمی طور پر کوئی اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں رہا۔ کون یہ دعویٰ کر سکتا تھا کہ محض 10 دن میں 54 سال سے قائم اسد خاندان کی ظالمانہ حکومت ختم ہو جائے گی۔ بشار الاسد کو اپنے دو ارب ڈالر سمیت شام چھوڑ کر ماسکو میں پناہ لینا پڑے گی۔ روس بھی کسی خفیہ معاہدے کے تحت مشرقِ وسطیٰ میں اپنی موجودگی کو کم کرنے پر تیار ہو جائے گا۔ شام میں اکثریتی مسلک سے تعلق رکھنے والے عوام کو بالآخر اسد خاندان کے ظلم و جبر سے نجات ملے گی، لیکن نجات دلانے والے امریکہ اور ترکی کے ہاتھ میں کھیلیں گے۔ وہ یہ قرار دیں گے کہ جنگوں نے انہیں تھکا دیا ہے اور امریکہ و اسرائیل سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں۔ اسرائیل گولان کی پہاڑیوں پر مکمل قبضہ جما لے گا اور مزید آگے بڑھنے کی منصوبہ بندی کرے گا۔ لیکن یہ سب ہم نے اپنے سر کی آنکھوں سے ہوتے ہوئے دیکھا۔

بہر حال شام کے نئے صدر کے روسی صدر پیوٹن کے ساتھ حالیہ ٹیلی فونک رابطے سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس مشرقِ وسطیٰ میں اپنے قدم دوبارہ داخل کرنے کی تان رہا ہے۔ آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ وہ اِس میں کامیاب ہو پاتا ہے یا نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شام میں صورتحال کی تبدیلی اور حزب اللہ کو ہونے والے بے انتہاء نقصان نے ایران کا بھی خطے میں اثر ورسوخ اور کردار نہ ہونے کے برابر کر دیا ہے۔ ساڑھے 13 ماہ تک غزہ پر شدید ترین مسلسل وحشیانہ بمباری کرنے والا اسرائیل مجاہدین کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ دیکھا جائے تو اپنے جنگی اہداف میں سے کوئی بھی حاصل نہیں کر سکا۔ نہ حماس کا خاتمہ کر سکا اور ہر نوع کی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کرنے کے باوجود اسرائیلی مغویوں کا نام ونشان بھی نہ پاسکا۔ معاہدے کے بعد قیدیوں کے تبادلے نے دنیا کی آنکھیں ایک مرتبہ پھر کھول دیں۔ ایک طرف اسرائیلی مغوین جو انتہائی چاک و چوبند، حلال احمر کے حوالے کئے جا رہے تھے تو دوسری طرف اسرائیل اپنے عقوبت خانوں سے ڈھانچوں کو آزاد کر رہا تھا۔ یقیناً غزہ کے مجاہدین نے اسلام کے عطا کردہ جنگ کے سنہری اصولوں پر کاربند رہ کر مسلم دنیا کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ شنید ہے کہ اسرائیل معاہدے کی ابتدا سے ہی خلاف ورزیوں پر تلا ہوا ہے۔

معاہدے کے مطابق اسرائیل نے اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ غزہ کے نیم جان مسلمانوں کو امداد پہنچانے کے تمام راستے کھول دے گا اور خوراک، پانی، ادویات اور دیگر بنیادی ضروریاتِ زندگی کے سامان کو غزہ میں داخل ہونے سے نہیں روکے گا۔ پھر یہ کہ 700 میٹر پر مشتمل غزہ اور اسرائیل کے بیچ قائم بفرزون میں موجود فلسطینیوں پر گولی نہیں چلائے گا۔ وہ بجلی اور گیس کی ترسیل بحال کرنے کے لیے غزہ میں داخل ہونے والی بھاری مشینری کو نہیں روکے گا۔ لیکن اسرائیل نے معاہدے کی ان تمام شقوں کی خلاف ورزی کی اور مسلسل کر رہا ہے۔ نتن یاہو غزہ سے مسلمانوں خصوصاً حماس مجاہدین کا مکمل صفایا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن گزشتہ ساڑھے 13 ماہ کے دوران وہ یہ جان چکا ہے کہ غزہ کے عوام اور مجاہدین کا عزمِ صمیم ختم ہونے والی شے نہیں۔ وہ مسجد اقصیٰ کی حرمت کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ لہٰذا نتن یاہو نے اپنے مرید ٹرمپ کو عرب ممالک پر رعب جمانے کے لیے روانہ کیا۔ اردن کی قیادت (جس کے بارے میں ایک اہم پاکستانی سابق سینیٹر نے ”غدار ابنِ غدار ابنِ غدار“ کے الفاظ استعمال کیے تھے) نے ٹرمپ کے ساتھ کھڑے ہو کر اُس کے منصوبے کی مکمل تائید کی۔ جس وقت یہ تحریر قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی تو ٹرمپ کی حماس کو ہفتہ 12 بجے تک تمام اسرائیلی مغوین کو رہا کر دو، ورنہ...... کی دھمکی گزر چکی ہوگی۔ بہر حال ٹرمپ نے غزہ کی تباہی کا معاملہ کچھ اس طرح پیش کیا گویا بربادی امریکہ کی طرف سے فراہم کیے گئے اسلحہ کو استعمال کرتے ہوئے اسرائیلی بمباری سے نہیں بلکہ اچانک کسی بڑے زلزلہ سے ہوئی ہے۔ دنیا بھر میں سابق امریکی صدر جمی کارٹر کے انتقال پر اسے کیمپ ڈیوڈ معاہدے کی اس تصویر کے حوالے سے یاد نہیں کیا گیا جس میں امریکی صدر جمی کارٹر، مصر کے صدر انور سادات اور اسرائیلی وزیر اعظم مناہیم بیگن ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے مسکراتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یوں مصر عرب دنیا کا پہلا ملک بنا جس نے اسرائیل سے ہاتھ ملایا اور نئی سفارت کاری کا سلسلہ شروع ہوا۔ بلکہ جمی کارٹر کی کتاب ”فلسطین: پیس نوٹ اپرتھائیڈ“ (Palestine: Peace Not Apartheid) کو یاد رکھا گیا۔ اسرائیلیوں کی تو بات ہی چھوڑیئے وہ تو جمی کارٹر کو بھی اینٹی سیمائٹ قرار دیتے ہیں۔

بہر حال ٹرمپ نے اپنے مرشد نتن یاہو کے ساتھ کھڑے ہو کر جو بیان دیا اس سے ہرگز حیران نہیں ہونا چاہیے۔ صدر بننے کے بعد سے اب تک ٹرمپ کے غزہ کے حوالے سے بیانات کو جوڑا جائے تو بیانیہ کچھ یوں بنتا ہے...... جب اسرائیل غزہ میں اپنی جنگ ختم کر لے گا، تو امریکہ غزہ پر قبضہ کرے گا۔ امریکہ کو ایسا کرنے کی ضرورت اس لیے پڑے گی کہ غزہ میں 90 فیصد عمارتیں تباہ و برباد ہو چکی ہیں اور اب وہاں انسانوں کا بسنا ممکن نہیں، لہٰذا 15 لاکھ فلسطینیوں کو کسی دوسرے مقام (جو کوئی قریبی عرب ملک بھی ہو سکتا ہے اور کوئی دور دراز کا جزیرہ بھی) پر منتقل کر کے امریکہ غزہ کی تعمیرِ نو کے لیے کمربستہ ہو جائے گا کیونکہ امریکہ وحشی نہیں کہ انسانوں کو عمارتوں کے ملبوں پر زندگی گزارتا دیکھ سکے اور اگر غزہ کے باسی علاقہ خالی نہیں کرتے تو ان کے ساتھ پھر وہی ہوگا جو ساڑھے تیرہ ماہ ہوتا رہا ہے۔ اگر اس حوالے سے کسی قریبی عرب ملک کو کوئی خدشہ ہے تو پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ غزہ کی تعمیرِ نو میں اس عرب ملک کی کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے جائیں گے...... گویا ٹرمپ ابراہم اکارڈز 2 کی رونمائی بھی کر چکا ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ کسی صحافی نے ٹرمپ سے یہ پوچھنے کی جسارت نہیں کی کہ حضور والا جس غزہ کی تباہی پر آپ اتنے مغموم ہو رہے ہیں، وہ کسی قدرتی آفت سے نہیں آئی! جس غزہ کی تعمیرِ نو کی فکر آپ کی نیندیں حرام کر رہی ہے، وہ آپ ہی کے فراہم کردہ بموں کے ذریعے ہوئی ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے تو فوراً بیان جھڑ دیا کہ میں صدر ٹرمپ کے دلیرانہ منصوبے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ غزہ کے رہائشیوں کو ”آزادی سے ہجرت“ کی اجازت ہونی چاہیے جیسا کہ دنیا بھر میں قوانین ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنی فوج کو بڑی تعداد میں فلسطینیوں کو زمینی، سمندری اور فضائی راستوں کے ذریعے غزہ کی پٹی سے نکالنے کا منصوبہ تیار کرنے کے احکامات بھی جاری کر دیئے۔ ٹرمپ کے اس اعلان کے بعد عالمی سطح پر خوب ”بیان بازی“ سامنے آئی۔ عرب اور دیگر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ امریکی اتحادیوں، چین اور روس نے بھی ٹرمپ کو سخت سست کہا۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن ڈوجارک نے فلسطینیوں کی غزہ سے جبری بے دخلی کو ”نسلی تطہیر“ کے مترادف قرار دیا ہے۔

اصل مخالفت تو بہر حال غزہ کے عوام اور مجاہدین کی طرف سے ہی آئے گی۔ ٹرمپ فطرتاً ایک اداکار ہے۔ اس نے اپنی جوانی کا آغاز ایک ٹی وی شو سے کیا، وہ ڈبلیو ڈبلیو ایف (جو اَب WWE کہلاتی ہے) میں ریسلنگ کرتا رہا اور اس نے کئی فلموں میں مختصر کردار بھی ادا کیے۔ لیکن اداکاری کا فن غزہ کے معاملے میں کام نہیں آئے گا۔ غزہ کے شہری اور مجاہدین جانتے ہیں کہ ٹرمپ نے صدر بنتے ہی اسرائیل کو وہ 2000 بم بھجوائے جنہیں جو بائیڈن نے بطور امریکی صدر اپنے آخری ایام میں روک لیا تھا۔ پھر یہ کہ حال ہی میں ٹرمپ حکومت نے اسرائیل کے لیے 7 ارب ڈالر کے اسلحے کی فروخت کا بل منظور کیا۔ ٹرمپ خوب جانتا ہے کہ اس کی حیثیت گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے ایک مہرے سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اسرائیل اس معاملے کو کتنا کھینچتا ہے اور کس حد تک لے کر جاتا ہے۔ ٹرمپ کے ان بیانات کا مقصد دو ریاستی حل کی بحث کو ایک مرتبہ پھر زندہ کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آزاد فلسطین جس کا دارالحکومت یروشلم ہوگا اُس میں حقِ حکومت صرف اور صرف مسلمانوں کو حاصل ہے۔

بہر کیف اسرائیل–حماس امن معاہدہ زیادہ عرصہ چلتا دکھائی نہیں دیتا اور اس بات کا اعتراف تو ٹرمپ بھی کر چکا ہے۔ بلکہ جنگ بندی کے معاہدے کو ختم کرنے اور ایک بڑی جنگ کے آغاز کے لیے اقدامات خود نتن یاہو اپنے مرید ٹرمپ کے ساتھ مل کے کر رہا ہے جس کی گواہی حال ہی میں اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمان) میں قائدِ حزبِ اختلاف نے خود دی ہے۔ سیکولرازم کا لبادہ اوڑھے اسرائیل میں موجود صیہونی اور یہود کی دیگر تمام اقسام بھی درحقیقت مذہبی یہودی ہی ہیں اور بعض فروعی اختلافات کے علی الرغم سب انتہائی بے چینی سے اپنے مسایاح (جو اصل میں المسیح الدجال ہوگا) کی آمد کے منتظر ہیں۔ پھر یہ کہ ٹرمپ کے اگرچہ عرب ممالک کے حکمرانوں سے اچھے تعلقات ہیں اور بعض تو اُس کی زلفوں کے اس حد تک اسیر ہیں کہ اُس کی ابرو کے ایک اشارہ پر اندھے کنویں میں بھی چھلانگ لگا دیں گے۔ البتہ پاکستان کے حوالے سے اسرائیل کا نظریہ مختلف ہے۔ اسرائیل کے نزدیک پاکستان اُس کا کھلا دشمن ہے اور وقت آنے پر وہ اِسے تصادم میں بدل دے گا۔ غزہ اور فلسطین کے دیگر علاقوں کے مسلمانوں نے تو پہلے بھی مجاہدانہ کردار ادا کیا اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ اِن شاءاللہ! اصل امتحان تو دیگر مسلم ممالک کا ہے کہ وہ متحد ہو کر باطل اور دجالی قوتوں کے سامنے ڈٹتے ہیں یا نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجد اقصیٰ اور اہلِ غزہ سمیت تمام فلسطینی مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور دیگر مسلم ممالک کو غیرتِ ایمانی عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین! ✿✿

دین کا جامع تصور

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 07 فروری 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج جس سبق کی یاددہانی مقصود ہے وہ دینِ اسلام کے جامع تصور کے متعلق ہے۔ ویسے تو یہ موضوع برسوں سے بیان ہورہا ہے لیکن بہرحال انسان بھول جاتا ہے۔ ایک رائے کے مطابق لفظ انسان نسیان سے بنا ہے جس کے معنی کمزوری ہیں اور نسیان یا کمزوری کا علاج یہ ہے کہ یاددہانی کروائی جائے۔ خود اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کی گفتگو میں یاددہانی کروایا کرتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ: ((کان یقراء القرآن ویذکر الناس)) ''اللہ کے رسول ﷺ خطاب جمعہ میں قرآن پڑھتے تھے اور اس کے ذریعے لوگوں کو یاددہانی کروایا کرتے تھے۔''

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ زندگی کے تمام گوشوں کے لیے رہنمائی بھی عطا کرتا ہے اور یہ اپنا غلبہ و نفاذ بھی چاہتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا مشن ہی اس دین کو بطور ضابطۂ حیات اور نظامِ زندگی غالب اور نافذ کرنا تھا اور آپ ﷺ نے بالفعل اس دین کو غالب کر کے ایک نمونہ بھی پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت تمام انسانوں کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے ہے لہٰذا اسلام کے غلبہ اور نفاذ کی جدوجہد بھی قیامت تک فرض ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی مشن کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور پوری زندگیاں وقف کردیں اور ان کے بعد بھی 14 صدیوں تک اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں رہا، لیکن آج کچھ فتنہ پرور لوگ یونیورسٹیوں میں، میڈیا ٹاک شوز میں، کبھی سوشل میڈیا پر یہ پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں کہ دین کا تو ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے، اجتماعی سطح پر سیکولر نظام ہونا چاہیے وغیرہ۔ یہ فتنہ مزید آگے بڑھ کر احادیث رسول ﷺ کا بھی انکار کرتا ہے۔ اس طرح لوگوں کے ذہنوں کو خراب کرنے والے مختلف اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ پولیٹیکل اسلام نہیں ہونا چاہیے۔ ریڈیکل اسلام نہیں ہونا چاہیے، مولویوں کا اسلام نہیں ہونا چاہیے وغیرہ۔

آج اسی موضوع پر یاددہانی مقصود ہے کہ اصل میں دین اسلام کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟ بنیادی بات یہ ہے کہ دینِ اسلام اللہ کا دین ہے لہٰذا اس کی تشریح بھی اللہ کے پیغمبروں، اُس کی کتابوں اور احادیث رسول ﷺ میں ملے گی، نہ کہ مغرب کی ڈکشنریوں، یونیورسٹیوں اور یونانی فلسفہ میں۔ اسی طرح سیکولرازم انگریزی زبان کا لفظ ہے تو اس کی تشریح بھی انگریزی میں ملے گی نہ کہ قرآن و حدیث میں۔ مغرب کی ڈکشنریوں میں تو لفظ ریلیجن (religion) ملے گا جو کہ نہ احادیث میں ہے اور نہ قرآن میں ہے۔ لہٰذا مغربی اصطلاح کے مطابق عیسائیت ریلیجن ہوسکتی ہے، بدھ مت، ہندو مت، جین مت ریلیجن ہوسکتے ہیں لیکن اگر ہم نے اسلام کی تشریح تلاش کرنی ہے تو پھر وہ قرآن و احادیث میں ہی ملے گی۔ قرآن کریم میں کئی پیرایوں میں لفظ دین کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الفاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں:

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○﴾ ''بدلے کے دن کا مالک۔''

لہٰذا دین کا ایک مفہوم بدلہ بھی ہے۔ اسی طرح یہ لفظ قرآن میں

مرتب: ابوابراھیم

قانون کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مثلاً سورہ یوسف میں فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ﴾ (آیت:76) ''آپؑ کے لیے ممکن نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو روکتے بادشاہ کے قانون کے مطابق سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔''

لفظ دین قرآن کریم میں اطاعت کے مفہوم میں بھی آتا ہے۔ مثلاً سورہ زمر میں فرمایا:

﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ﴾ (آیت:3)

''آگاہ ہوجاؤ کہ اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے۔''

بعض نے یہاں اطاعت کو بندگی کے معنی میں لیا ہے کہ بندگی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

اسی طرح لفظ دین نظام کے معنوں میں بھی آتا ہے جیسا کہ سورۃ الانفال میں فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ﴾ (آیت:39)

''اور (اے مسلمانو!) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر) باقی نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہوجائے۔''

یہاں غزوۂ بدر کے تناظر میں بیان ہے۔ جن حالات میں بندے کے لیے اپنا ایمان بچانا مشکل ہو، اللہ کے احکام پر عمل کرنا مشکل ہو یا اللہ کے احکام کا اجتماعی سطح پر نفاذ مشکل ہو، ان حالات کو بھی فتنہ کہا گیا ہے۔ اس صورتحال سے نکلنے کے لیے اگر باطل نظام سے جنگ بھی کرنا پڑے تو ہمارے دین نے اس کا حکم دیا ہے۔ 15 لاکھ مسلمانوں کو عراق میں اور 15 لاکھ مسلمانوں کو افغانستان میں شہید کرنے کی امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادیوں اور ساتھ دینے والوں کو کھلی چھوٹ مل گئی تو مسلمانوں کو کیوں اجازت نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دین کو قائم کریں؟ گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے صہیونیوں نے غزہ میں 18 ہزار بچوں سمیت 50 ہزار مسلمانوں کو شہید کردیا، 90 فیصد غزہ شہر کو کھنڈر بنادیا اور سلامتی کونسل میں اس ظلم کے خلاف قرارداد کو ویٹو کرنے کا کفار کو حق حاصل ہے تو ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لیے، مظلوموں کی دادرسی کے لیے، انسانیت کو ظلم سے نجات دلانے اور عادلانہ نظام قائم کرنے کے لیے مسلمانوں کو اجازت کیوں نہیں ہونی چاہیے؟ بالکل اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ﴾ (آیت:39) ''اور (اے مسلمانو!) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر) باقی نہ رہے اور دین کُل کا کُل اللہ ہی کا ہوجائے۔''

آج بدقسمتی سے عالم اسلام کے حکمران معذرت خواہانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں اور مغربی تشریحات کو قبول کرتے ہوئے اسلام کی جدید تعبیر پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام تو امن کی بات کرتا ہے۔ بالکل اسلام امن کا دین ہے مگر اس امن کے قیام کے لیے اللہ حکم دے رہا ہے کہ ظلم، جبر، استحصال اور ناانصافی کے خاتمہ کے لیے باطل نظام کے

خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور کل کا کل نظام اللہ کے لیے ہو جائے۔

یہاں دین کے چار مفاہیم واضح ہو گئے: بدلہ، قانون، اطاعت اور نظام۔ بدلہ بھی کسی نظام کے تحت دیا یا لیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر طالب علم 33 فیصد نمبر حاصل کرے گا تو پاس ہوگا۔ اس قانون کے اطلاق کے لیے بھی پورا نظام ہے، سکول، کالجز، اساتذہ، نصاب، امتحان وغیرہ یہ تمام چیزیں مل کر تعلیم کا نظام بناتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ قانون صرف لکھا ہوا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کا نفاذ ہوگا تو بدلہ ملے گا اور نفاذ کے لیے نظام کی ضرورت ہوگی۔ آخرت میں بدلے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کا پورا نظام ہے اور وہ نظام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا:

﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ ﴾ (آل عمران:19)
’’یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔‘‘

اللہ کے ہاں قابل قبول دین (نظام) صرف اسلام ہے۔
اسی سورہ میں آگے چل کر فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ ﴾ (آیت:85) ’’اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو وہ اس کی جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا۔‘‘

بنیادی طور پر دنیا میں دو ہی پارٹیاں ہیں: حزب اللہ اور حزب الشیطان اور دو ہی دعوتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نظام (اسلام) کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ ﴾ (النحل:90) ’’یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل کا، احسان کا اور قرابت داروں کو (ان کے حقوق) ادا کرنے کا، اور وہ روکتا ہے بے حیائی، برائی اور سرکشی سے۔‘‘

اس کے برعکس شیطان اپنے باطل نظام کو قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؁﴾ (البقرہ:169)
’’وہ (شیطان) تو بس تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اس کا کہ تم اللہ کی طرف وہ باتیں منسوب کرو جن کے بارے میں تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔‘‘

دو ہی جماعتیں، دو ہی دعوتیں اور نظام بھی دو ہی ہوں گے۔ تیسرا کوئی نظام نہیں۔ ہم یا تو اللہ کے نظام کے ساتھ ہو سکتے ہیں یا شیطان کے نظام کے ساتھ۔ نیوٹرل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی نیوٹرل ہونا قابل قبول ہے۔ جیسے نائن الیون کے بعد بش نے پرویز مشرف کو فون کر کے تحکمانہ طور پر پوچھا تھا: "Are you with us or against us"؟ تیسرا کوئی آپشن نہیں تھا۔ جب باطل کو نیوٹرل ہونا قبول نہیں ہے تو وہ رب جو پوری کائنات کا بادشاہ، خالق اور مالک ہے اس کے نظام میں ہم کیوں رخصتیں تلاش کر رہے ہیں کہ اسلام کا ریاست سے، اجتماعی زندگی سے، نظام سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے، ریڈیکل اسلام نہیں چاہیے وغیرہ؟ یہ مغرب کا تصور ہے کہ انفرادی طور پر چاہیے کوئی بھی مذہب اختیار کرے مگر اجتماعی نظام سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ جبکہ اسلام صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسی انفرادی عبادات تک محدود کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام مکمل نظام زندگی ہے۔ لہٰذا یا تو آپ اللہ کے نظام کے ساتھ کھڑے ہوں گے یا پھر شیطان کے نظام کے ساتھ، درمیانی راستہ کوئی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اسلام نے نکاح کا حکم دیا، جب نکاح ہوگا تو اولاد ہوگی اور وراثت کی تقسیم کا مرحلہ بھی آئے گا جو کہ کسی قانون اور نظام کے تحت تقسیم ہوگی۔ اسی طرح زکوٰۃ کا حکم دیا تو بعض زکوٰۃ دینے والے ہوں گے، بعض لینے والے ہوں گے اور یہ سلسلہ کسی نظام کے تحت جاری رہے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، قاتل کی سزا بتائی ہے تو ان سزاؤں پر عمل درآمد کسی نظام کے تحت ہوگا۔ ورنہ نسل در نسل قتل و غارت گری کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اس نظام کے قیام کے جب مرحلہ شروع ہوتا ہے تو پھر معرکہ حق و باطل بھی سجتا ہے۔ جب ریاست مدینہ کا آغاز ہو رہا تھا اور حضور ﷺ ابھی ہجرت کے دوران راستے میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے دعا مانگی:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ؀﴾ (بنی اسرائیل) ’’اور دعا کیجیے کہ اے میرے رب مجھے داخل کر عزت کا داخل کرنا اور مجھے نکال عزت کا نکالنا اور مجھے خاص اپنے پاس سے مددگار قوت عطا فرما۔‘‘

اسی دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے قتال کا حکم بھی آ گیا ہے اور مدد اور نصرت کا وعدہ بھی آ گیا۔ فرمایا:

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ؀﴾ (الحج:39)
’’اب اجازت دی جا رہی ہے (قتال کی) ان لوگوں کو جن پر جنگ مسلط کی گئی ہے، اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے۔‘‘

جب نظام قائم ہو گیا تو اس کے بعد چوروں کے ہاتھ بھی کاٹے گئے، قاتل کے لیے قصاص کی سزا پر بھی عمل درآمد ہوا اور تمام شرعی سزائیں نافذ ہو گئیں۔ جب اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے تو وہاں اسلامی نظام کا نفاذ ضروری ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اگر اللہ کے احکامات کا نفاذ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے بڑے سخت فتوے اس ضمن میں موجود ہیں:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؀﴾ ’’اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔‘‘ (المائدہ:44)

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؀﴾ (المائدہ:45) ’’اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔‘‘

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؀﴾ (المائدہ:47) ’’اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات و قوانین کے مطابق، وہی تو فاسق ہیں۔‘‘

آج ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں کہ جمعہ کی دو رکعت پڑھ کر ہمارا ایمان مکمل ہو گیا، یا زیادہ سے زیادہ پنج وقتہ نماز پڑھ لی، حج کر لیا، عمرہ کر لیا، داڑھی رکھ لی، سر پر ٹوپی سجالی تو بس دین مکمل ہو گیا تو یہ المیہ ہے۔ پیغمبر ﷺ تو طائف میں لہولہان ہوئے، ہجرت کی صبر آزما تکالیف سے گزرے، جنگ اُحد میں زخمی ہوئے اور 70 پیارے صحابہ ؓ شہید ہو گئے۔ یہ ساری مشقتیں اُٹھانے کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسلام کے غلبہ کا مشن دے کر بھیجا تھا۔

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ﴾ (الصف:9) ’’وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظامِ زندگی پر۔‘‘

حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ لوگوں کے عقیدے درست ہو جائیں، عبادات درست ہو جائیں، چند اصلاحی کام ہو جائیں بلکہ پورے کے پورے نظام کو تبدیل کرنا آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تھا اور آپ ﷺ کی 23 برس کی محنت گواہ ہے کہ یہی آپ ﷺ کی زندگی کا سب سے بڑا مشن تھا۔ یہ مشن صرف عرب تک محدود نہیں تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ ﷺ غزوہ تبوک میں تشریف نہ لے جاتے۔ معلوم ہوا کہ اسلام اپنا غلبہ پوری دنیا پر چاہتا ہے۔ صحابہ ؓ نے اسی مشن کے لیے دور دراز کے علاقوں میں جا کر جہاد کیا۔ آج یہ ذمہ داری اُمت کے کندھوں پر ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

لیکن بدقسمتی سے مغربی پروپیگنڈا کے زیر اثر آج اُمت کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ ریڈیکل اسلام نہیں چاہیے۔ یہ طبقہ خود قرض لے لے کر بچوں کو مہنگی تعلیم دلوائے، 50 ہزار مہینے کی آمدن ہے جبکہ اڑھائی کروڑ یونیورسٹی کی فیس بھرے، اس قدر دنیا کے پیچھے پڑ جائے کہ ماں باپ کو بھی بھول

جائے، انہیں اولڈ ہاؤسز میں پھینک کر دنیا کی عیاشیوں میں لگ جائے تو کیا یہ ریڈیکل ازم نہیں ہے؟ اگر مسلمان کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی بات کرے، ظلم واستحصال پر مبنی باطل نظام کی جگہ عدل اجتماعی کے نظام کے قیام کی بات کرے تو وہ ریڈیکل ، ایکسٹریمسٹ وغیرہ وغیرہ ہے؟ دہشت گردی ایک الگ موضوع ہے جس کی ہم بھی مذمت کرتے ہیں لیکن یہ مملکتِ خداداد جس کی بنیادوں میں ہمارے باپ دادا کا خون شامل ہے ،ان سب کے پیش نظر ایک ایسا خطۂ زمین تھا جہاں واقعتاً اسلام نافذ ہولیکن 77 سال ہوگئے ہماری پارلیمنٹ ، سول اور فوجی حکمران اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں ،سودی نظام کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ آج تک جاری ہے ، کوئی بھی سیاسی جماعت اس پر بات نہیں کر رہی ، ٹرانسجینڈر ایکٹ یہاں بن گیا ، زیادہ تر سیاسی پارٹیاں اس میں ملوث رہیں، بعض نے خاموشی اختیار کی ، اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس موجود ہیں، وہ ایک آئینی ادارہ ہے مگر اس کی سفارشات پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا، نفاذِ شریعت کی طرف کوئی پیش قدمی نہیں ہے۔ اس کے باوجود فتاویٰ آ گئے کہ جو اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت کرے گا وہ مجرم ہے، کچھ دینی حلقوں نے اس پر دستخط بھی کر دیئے ، کچھ نے مجبوراً خاموشی اختیار کرلی ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت جرم ہے لیکن یہ بھی تو بتایا جائے کہ اسلامی ریاست کہاں ہے؟ 5 فروری کو ہم نے چھٹی منالی۔ کشمیری تو کہتے ہیں کہ ''پاکستان سے رشتہ کیا: لاالٰہ الا اللہ''۔ لیکن ہمارے ہاں لاالٰہ الا اللہ کہاں نافذ ہے؟ اگر یہاں کلمے کا نفاذ ہوتا تو کشمیریوں کی تحریک کو تقویت ملتی اور یہاں سے بھی اُن کو فطری سپورٹ ملتی ۔ اسی طرح پڑوس میں امارتِ اسلامیہ افغانستان ہے ، اس کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں ۔ ان کے ساتھ بھی ہم اپنے تعلقات کو سدھاریں اور اس پورے خطہ میں اسلام کا بول بالا کریں کیونکہ احادیث کے مطابق اسی خطہ سے اسلامی لشکر امام مہدی کی نصرت کے لیے جائیں گے۔ اگر یہاں اسلام نافذ ہوگا تو ہم اسلامی لشکر میں شامل ہوسکیں گے ۔ بجائے اس کے ہمارے ہاں جو ظلم اور ناانصافی کا بازار گرم ہے، لوگوں کو ملک سے بھاگنے پر مجبور کیا جا رہا ہے، چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے، کوئٹہ میں ہر سال 100، 200 لاپتہ افراد کی تصاویر پریس کلب کے باہر لگی ہوتی ہیں اور وہاں کی پڑھی لکھی بچیاں خودکش بمبار بن رہی ہیں ۔ ان حالات میں ہم کشمیریوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں اور غزہ کے مسلمانوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں ۔ وہاں کے مجاہدین تو اللہ پر توکل کر کے لڑ رہے ہیں اور اللہ کی مدد سے انہوں نے پوری دنیا کی طاقتوں کو شکست دے دی ہے ۔لیکن بحیثیت پاکستانی قوم ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم حق وباطل کی جنگ میں کہاں کھڑے ہیں؟ ٹرمپ نے بیان دیا ہے کہ ہم غزہ کی تعمیرِ نو کریں گے اور نیا عالی شان شہر بنائیں گے ۔ ان کا پلان اہلِ غزہ کو وہاں سے نکال دینے کا ہے ۔ اس پر پاکستان اور سعودی عرب سمیت بعض ممالک نے احتجاج اور مذمت بھی کی ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک متحد ہو کر اُمتِ مسلمہ کے مفادات کا دفاع کریں اور اس کے لیے کوئی مشترکہ حکمت عملی اپنائیں ۔ امریکہ اور دیگر عالمی طاقتوں کی منافقت تو کھل کر سامنے آ چکی ہے۔ مسلم ممالک اب چہروں سے نقاب اُترنے کا کتنا انتظار کریں گے ۔ لہٰذا اللہ کے دین کی طرف پلٹنے میں ہی عالمِ اسلام کی نجات ہے، اسلام سے وفاداری کی صورت میں ہی ہمیں عزت مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے ساتھ مخلص ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پریس ریلیز 14 فروری 2025ء

دینِ اسلام عورتوں کے حقوق کا حقیقی علمبردار ہے

شجاع الدین شیخ

دین اسلام عورتوں کے حقوق کا حقیقی علمبردار ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل دورِ جاہلیت میں عورت کو غلاموں سے بھی کم تر حیثیت حاصل تھی اور اس کا بدترین استحصال کیا جاتا تھا۔ یہ قرآن وسنت کی تعلیمات کی بنیاد پر قائم کی گئی اسلامی ریاست ہی تھی جس میں نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے اُن کے جائز حقوق کی نہ صرف ضمانت دی بلکہ انہیں عملی طور پر نافذ بھی کیا۔ اسلام نے عورت کو نہ صرف حق ملکیت دیا بلکہ اپنی ملکیت میں موجود مال پر تصرف کا پورا اختیار بھی دیا۔ نیز مہر کو عورت کا حق قرار دیا جس کو ادا کرنا شوہر پر فرض ہے۔ قرآن پاک نے وراثت میں عورتوں کا حصہ مقرر فرما کر اُسے حدود اللہ قرار دیا۔ گویا ایک حقیقی اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ عورت کے اس حق کے حصول کو یقینی بنائے اور اس کی ادائیگی میں پس وپیش سے کام لینے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا طریقہ کار وضع کرے۔ اسلام ہی نے عورت کو یہ حق بھی دیا کہ نکاح سے پہلے اُس کی کفالت کی مکمل ذمہ داری اُس کے والد، بھائی اور نکاح کے بعد اُس کے شوہر پر عائد ہوتی ہے۔ کفیل نہ ہونے کی صورت میں ریاست کو اُس کی مکمل کفالت یعنی روٹی، کپڑے، رہائش، تعلیم اور علاج معالجہ کا بندوبست کرنے کا ذمہ دار بنایا۔ عورتوں کو اُن شعبوں میں شریعت کی پابندی کے ساتھ تعلیم کا حق دیا جو اُن کے فرائض اور دائرہ کار سے مناسبت رکھتے ہوں۔ نیز عورتوں کو دیگر مفید شعبوں میں حصول علم کے لیے غیر مخلوط یعنی عورتوں کے لیے علیحدہ، پردہ کے اہتمام والے تعلیمی اداروں اور ماحول کا حق حاصل ہے۔ البتہ قرآنی تعلیمات کے مطابق عورت کا اوّلین دائرہ عمل کیونکہ گھر ہے لہٰذا وہ صرف اپنے دائرہ کار میں فرائض کی ادائیگی کے لیے حصولِ علم کی ذمہ دار ہے، اور اسی حد تک اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے۔ اس کے لیے لازمی تعلیم صرف وہ ہے جو اس کو ایک بہترین بندی نیز بہترین بیوی، بہن، بیٹی اور ماں بنانے میں مفید ہو۔ پھر یہ کہ دینِ اسلام نے عورت کو ضرورت کے تحت اُن شعبوں میں جہاں شریعت کی حدود مثلاً پردہ کا اہتمام اور مردوں سے عدم اختلاط کا لحاظ ممکن ہو کسبِ معاش کا بھی حق دیا۔ عورت کو نکاح کے وقت شوہر کے انتخاب اور اُس کی مرضی کا لحاظ رکھنے کا حق دیا۔ ناپسندیدہ، ظالم یا ناکارہ شوہر کے مقابلہ میں عورت کو خلع اور تفریق کا حق دیا۔ نیز بیوہ اور مطلقہ کو دوبارہ نکاح کا غیر مشروط حق دیا۔ ایک حقیقی اسلامی ریاست میں جان ومال اور آبرو کے تحفظ کی فراہمی میں عورت اور مرد کے درمیان کسی قسم کے امتیاز کا کوئی تصور نہیں ہے۔ عورت کا حق ہے کہ معاشرے میں اُسے باوقار حیثیت دی جائے اور تجارت کی افزائش کے لیے اشتہاری شے نہ بنایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دینِ اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جو مرد اور عورت دونوں کے لیے زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام گوشوں میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ بدقسمتی سے مغربی تہذیب، جو اپنے مکروہ سوشل انجینئرنگ ایجنڈا پر کاربند ہے اور مملکتِ خداداد پاکستان میں بھی اپنے دجالی ایجنڈا کو آگے بڑھانے کے لیے اُسے دست وبازو میسر ہیں، اُس کی نقالی نے ہمارے معاشرہ میں عورتوں کو اُن کے اسلامی حقوق وفرائض سے دور کر دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عورتوں کو ونی، سوارہ، کاروکاری اور قرآن سے شادی جیسی باطل، فرسودہ اور غیر اسلامی رسومات سے محفوظ رکھنے اور ان کے فوری خاتمہ کے لیے معاشرتی اور حکومتی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔ حکومت کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ مملکتِ خداداد پاکستان میں اسلام کے معاشرتی نظام کے سنہری اصولوں کو مکمل طور پر قائم اور نافذ کرے اور عورتوں کو ان کے تمام شرعی حقوق حاصل ہوں تاکہ مغرب کی دجالی یلغار کے سامنے بند باندھا جائے، ایک صالح معاشرہ تشکیل پا سکے، ہماری آنے والی نسلوں کو مغربی تہذیب کی شیطنت سے محفوظ رکھا جا سکے اور عورتوں کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

صہیونیوں کا ٹرمپ کارڈ

ابو موسیٰ

امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے واشنگٹن دورے کے اختتام پر مشترکہ پریس کانفرنس میں اچانک یہ کہہ دینا کہ جنگ کے مکمل خاتمے کے بعد امریکہ غزہ کو اپنے کنٹرول میں لے لے گا اور یہ 40 کلومیٹر کی پٹی جو حالیہ جنگ وجدل کی وجہ سے تباہ و برباد ہوگئی ہے اُسے جدید طرز پر تعمیر وترقی سے انتہائی خوبصورت بنا دے گا۔ ٹرمپ کا یہ اچانک اعلان بعض مبصرین کے نزدیک ٹرمپ کی طبیعت کا لاأبالی پن تھا اور یہ ایک چھلاوے ذہن کی ایک بچگانہ اختراع تھی۔ یہ کسی بڑی سطح پر اجتماعی مشاورتی سوچ کا نتیجہ نہیں تھی اور نہ ہی یہ اعلان سنجیدگی کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ راقم کی رائے میں ان مبصرین کا یہ خیال ہرگز درست نہیں ہے۔ راقم اس بات سے بھی شدید اختلاف رکھتا ہے کہ ٹرمپ پہلا شخص ہے جس نے یہ آئیڈیا فلوٹ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 1897ء میں صہیونیوں کے بڑوں نے جو پروٹوکولز طے کیے تھے اور مستقبل میں اپنے لیے جو اہداف معین کیے تھے یہ اعلان اُن کی طرف بڑھنے کے لیے ایک انتہائی اہم قدم تھا جو اُٹھایا گیا ہے۔ البتہ صرف یہ کہا جاسکتا ہے کہ ٹرمپ پہلا امریکی صدر ہے جس نے میڈیا پر اس کا اظہار کیا اور عام وخواص کو اس سے مطلع کر دیا۔

اب اگلا سوال یہ ہے کہ اس سوچ کو عملی جامہ کیسے پہنایا جائے گا اور اس کی عملی شکل کیا ممکن ہوگی۔ باریک بینی سے غور کرنے والوں کے مطابق چار طریقوں سے اس پر عملدرآمد ہوسکتا تھا: پہلا طریقہ یہ تھا کہ عالمی سطح پر اس تجویز کی پزیرائی ہوتی اور دنیا ٹرمپ کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑی نظر آتی یہ نہ ہوا نہ ممکن تھا۔ اگرچہ راقم کی رائے میں عیسائی دنیا کا اس تجویز کو رد کر دینا اگرتہہ دل سے ہوتا اور وہ ایک حقیقی رکاوٹ بنتے نظر آتے تو بات دوسری تھی لیکن عیسائی دنیا جو صہیونیوں کی دہشت گرد کارروائیوں اور تخریب کاری کی کسی نہ کسی انداز میں سہولت کار رہی ہے، وہ اس حوالے سے عالم اسلام اور عرب دنیا کو زہر کا یہ گھونٹ فوری طور پر اور زبردستی اُن کے گلے میں انڈیلنے کو فی الحال خلاف مصلحت سمجھتی ہے، لہٰذا مخالفت کرتی نظر آتی ہے۔ لیکن آنے والے وقت میں اپنا رنگ بدل سکتی ہے۔

اس تجویز کو عملی شکل دینے کا دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا تھا کہ فلسطینی اس پر آمادہ نظر آئیں، لیکن یہ کسی طرح ممکن نہیں، فلسطینیوں کا اس تجویز پر یہ ردعمل آیا ہے کہ ہم غزہ کو چھوڑنے کی بجائے اس کے ملبہ میں دفن ہونے کو ترجیح دیں گے۔ یہاں تک کہ دشمنوں کے ہاتھوں غزہ کی اتنی تباہی اور بربادی کے باوجود اور اپنے ہزاروں پیاروں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کرنے کے باوجود غزہ کے کسی ایک شہری نے بھی حماس کی مذمت نہیں کی اور نہ ہی دشمن کو حماس کے جنگجوؤں کا کوئی اتہ پتہ بتایا۔ یہ بہادری اور شجاعت کی ناقابلِ یقین داستان ہے۔

تیسرا طریقہ یہ تھا کہ امریکہ ہرچہ بادا باد کہہ کر جنگ میں کود جائے اور غزہ میں امریکی "boot on the ground" دنیا کو دیکھنے میں آئیں۔ مگر یہ اس لیے ممکن نہیں کہ ویت نام، شمالی کوریا اور افغانستان نے امریکہ کو ماضی میں اس حماقت پر ایسے ناکوں چنے چبوائے تھے کہ امریکہ اس حوالے سے اب کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔

عقلی طور پر آخری طریقہ یہی نظر آتا ہے کہ اسرائیل کوئی جھوٹا الزام تراش کر سیز فائر ختم کردے اور پھر بمباری سے ایسی درندگی اور وحشی پن کا مظاہرہ کرے کہ اُس کی چند ماہ پہلے والی درندگی بھی ماند پڑ جائے پھر اہل غزہ پر خوراک اور ضروریاتِ زندگی اور دوائیاں مکمل طور پر بند کر دے کہ اہل غزہ یا تو اپنی اس مٹی میں دفن ہوجائیں یا اپنے اس عزم کو برقرار نہ رکھ سکیں کہ وہ کسی صورت غزہ کی زمین سے نہیں نکلیں گے۔ امریکہ اور اسرائیل سمجھتے ہیں کہ صرف یہ آخری راستہ ہے جس سے وہ غزہ پر غاصبانہ قبضہ کرسکیں گے۔

فلسطینیوں کو غزہ بدر کرنے کی عرب ممالک نے شدت سے مخالفت کی ہے ان میں اہم ترین سعودی عرب، اردن اور مصر ہیں۔ جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے راقم اس دعویٰ کی تردید تو نہیں کرتا کہ سعودی حکمران اہلِ غزہ اور فلسطینیوں کی محبت میں ٹرمپ فارمولا کی مخالفت کر رہے ہیں لیکن سعودی عرب کی ٹرمپ کی تجویز کی مخالفت کرنے کی دو اہم تر وجوہات ہیں۔ ایک تو انہیں یہ آگ اب اپنی سلطنت کی طرف بڑھتی نظر آرہی ہے۔ خاص طور پر اس پس منظر میں جو گزشتہ سال اقوام متحدہ کے سالانہ اجلاس میں نیتن یاہو نے مشرق وسطیٰ کے نئے نقشے کی نقاب کشائی کی تھی۔ اگرچہ گریٹر اسرائیل کا تصور پہلے ہی ساری دنیا پر واضح تھا لیکن سعودی حکمران اس غلط فہمی کا شکار تھے کہ امریکہ کو سعودی عرب کی اتنی شدت سے ضرورت ہے کہ وہ گریٹر اسرائیل کا معاملہ اُن کی وجہ سے آگے نہیں بڑھنے دے گا۔ لیکن اب جبکہ مذکورہ تجویز خود امریکہ کی طرف سے سامنے آئی ہے تو سعودیوں کو دھچکا لگا ہے اور وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئے ہیں۔ لہٰذا اُنہوں نے اس تجویز کی کھل کر مخالفت کی ہے۔

سعودی عرب کی ٹرمپ فارمولا کی مخالفت کرنے کی ایک وجہ اقتصادی اور مالی بنیادوں پر بھی ہے۔ سعودی عرب جو نیوم نامی ایک نیا شہر بسا رہا ہے اور اُسے سیاحتی حوالے سے اتنا پرکشش بنا رہا ہے کہ یورپ اور اُس کی رنگینیاں بھی اُس کے سامنے مات پڑ جائیں اور سعودی عرب کی اکانومی کا انحصار صرف تیل پر نہ رہے بلکہ تیل کی مارکیٹ دنیا میں ہونے والی نئی نئی ایجادات اور ماڈرن ٹیکنالوجی کی وجہ سے اگر لڑکھڑا بھی جائے تو سعودی عرب کی مالیاتی صورتِ حال کو مستحکم رکھا جاسکے۔ گویا نئے شہری سیاحتی سرگرمیاں اور رنگینیاں سعودی عرب کی معیشت کو زوال سے بچا سکیں۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ غزہ کی جغرافیائی لوکیشن بہت بہتر اور انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ غزہ تو ایک واٹرفرنٹ پراپرٹی ہے جبکہ سعودی عرب کا یہ شہر نیوم ایک ویرانے کو آباد کرنے کی کوشش ہے یہ شہر سعودی عرب، مصر اور اردن کے مشترکہ سرحدی علاقے پر واقع ہے لہٰذا اگر غزہ کو امریکہ اور اسرائیل مل کر سیاحوں کے لیے پُرکشش علاقہ بناتے ہیں تو سعودی عرب کا نیوم شہر پر لگی ہوئی بہت بڑی سرمایہ کاری کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے اور سعودی عرب نے جو تیل کا متبادل اپنی

معیشت کو بہتر بنانے کا فیصلہ کیا تھا وہ اُس کا ایک بڑا معاشی سہارا نہیں بن سکے گا۔

امریکہ اور اسرائیل اہلِ غزہ کو مصر اور اُردن دھکیلنا چاہتے ہیں لیکن مصر اور اردن تو غزہ بدر فلسطینیوں کو کسی صورت اپنی سرزمین میں نہیں آنے دیں گے۔ اُردن فلسطینیوں کے جارحانہ رویہ کی وجہ سے پہلے ہی ڈرا ہوا ہے اُسے تو فلسطینیوں کی مدتوں پہلے اسرائیل کے خلاف کارروائیوں کی وجہ سے اپنی سلامتی کے حوالے سے بڑی پریشانی لاحق ہوگئی تھی۔ اُس زمانہ میں بریگیڈیئر ضیاء الحق جو بعد میں پاکستان کے چیف مارشل ایڈمنسٹریٹر بنے، اُنہوں نے شاہ اُردن کے مطالبے پر فلسطینیوں سے دشمنوں کی طرح نمٹا تھا اور اُنہیں اتنی شدید زک پہنچائی تھی کہ فلسطینی چیخ اُٹھے تھے۔ غیر مستند اطلاعات کے مطابق اسی (80) ہزار کے قریب فلسطینی جان کی بازی ہار گئے تھے۔ جہاں تک مصر کا تعلق ہے، وہاں تو ایک عرصہ سے کٹر قسم کے سیکولر ذہنیت کے حامل حکمران ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ صدر جمال عبدالناصر اور اُن کے بعد آنے والوں نے اخوان المسلمین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ لہٰذا مصر ایسے لوگوں کو کیوں لینے کے لیے تیار ہوگا جو حماس کے جنگجوؤں سے متاثر ہی نہیں، اُسے دل وجان سے سپورٹ کرتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً مصر کے لیے بھی مسئلہ بنیں گے۔ بہر حال مصر اور اردن کے لیے یہ ایسا مسئلہ بنے گا کہ وہ نہ اُگل سکیں گے نہ نگل سکیں گے۔ اس لیے کہ ایک طرف امریکہ کا ڈنڈا ہوگا جسے برداشت کرنا آسان نہیں اور دوسری طرف فلسطینیوں کا جذبۂ حریت اُن سے سنبھالا نہ جائے گا۔

موجودہ تحریر کے آغاز میں یہ بات آ چکی ہے کہ گریٹر اسرائیل ایک پرانی خواہش ہے جس کی طرف قدم بہ قدم بڑھا جا رہا ہے۔ ٹرمپ نے اگر غزہ کے امریکی کنٹرول کی بات کی ہے تو اُس سے پہلے امریکی صدر بائیڈن نے غزہ کو اس حال تک پہنچانے کے لیے اسرائیل کو 7 ارب ڈالر کا اسلحہ تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ راقم کی رائے میں اگر 2024ء کے انتخابات میں بھی ڈیموکریٹک صدر منتخب ہو جاتا تو ٹرمپ کی بجائے ڈیموکریٹک امریکی صدر بھی یہی فریضہ سرانجام دے رہا ہوتا۔ وہ اُن دیکھے ہاتھ جو اسرائیل کو وجود میں لائے تھے وہی مشرقِ وسطیٰ میں اپنا ایجنڈا آگے بڑھا رہے ہیں۔ چاہے امریکی صدر ایک جماعت سے آئے یا دوسری جماعت سے۔ یہ عرب ہی ہیں جو آج تک اس حقیقت کو سمجھ نہ سکیں کہ صہیونیوں کا اصل ایجنڈا کیا ہے، جو وہ امریکہ اور یورپ کے ذریعے آگے بڑھاتے جا رہے ہیں۔ اب کچھ عرب ممالک کو ہوش آیا ہے تو پانی سر سے گزر چکا ہے۔ عرب حکمران آج تک اسرائیل کے عزائم کو ناکام بنانے کی جدوجہد کرنے کی بجائے اپنی حکومتیں بچاتے رہے اور اس خاطر امریکہ ہی نہیں اسرائیل کی مدد بھی حاصل کرتے رہے۔ نیتن یاہو کا یہ بیان بھی بڑا معنی خیز ہے کہ فلسطینی ریاست سعودی عرب میں قائم کردی جائے۔

صہیونیوں کا ذکر آیا ہے تو قارئین پر یہ بھی واضح کر دینا مفید رہے گا کہ یہودی خاص طور پر مذہبی یہودی اور صہیونی میں کہاں فرق پڑتا ہے۔ صہیونی فوری طور پر گریٹر اسرائیل کا قیام، یروشلم پر قبضہ اور بیت المقدس میں تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر چاہتے ہیں اگرچہ مذہبی یہودی بھی یہ سب کچھ چاہتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہمارا مسیحا آئے گا تو وہ یہ سب کام کرے گا۔ صہیونیوں اور مذہبی یہودیوں کے درمیان میں سیکولر یہودی صہیونیوں کے حوالے سے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور گریٹر اسرائیل کے قیام کے حوالے سے مثبت رائے رکھتے ہیں۔ سمجھنے کی اصل بات یہ ہے کہ صہیونیت اُن کی ایک قومی تحریک ہے جو یہودیوں کو دوبارہ اُن کے ہزاروں سال پرانے وطن اسرائیل جو (کنعان، ارضِ مقدس اور فلسطین) پر مشتمل ہے، دلانا چاہتے ہیں۔ آخری اور حتمی بات یہ ہے کہ ''ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات''۔ حقیقت یہ ہے کہ طاقتور دشمن سے مشرق وسطیٰ کی تمام ریاستوں کو شدید خطرہ ہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے پاکستان اور اسرائیل کا کوئی براہ راست جھگڑا یا تصادم نہیں ہے لیکن امریکہ اور اسرائیل دونوں جانتے ہیں کہ ایٹمی پاکستان کسی وقت بھی اپنے عرب بھائیوں کی مدد کو آ سکتا ہے۔ اس خطرے کا اظہار وہ آج نہیں نصف صدی سے کر رہے ہیں۔ لہٰذا دشمن کے نزدیک یہ لازم ہے کہ مشرق وسطیٰ میں دوبارہ بڑی جنگ چھیڑنے پر اصل کامیابی یہ ہوگی کہ پاکستان کے بھی ایٹمی دانت توڑ دیئے جائیں ورنہ عربوں پر مکمل فتح کا ٹارگٹ حاصل نہیں کیا جا سکے گا۔ گویا عربوں کے ہاتھ سے تو گیم نکل چکی ہے۔ اب میدان میں پاکستان سے ہی ٹاکرہ ہوگا۔ پاکستان یقیناً ایک ایٹمی قوت ہے۔ اُس کی میزائل ٹیکنالوجی بھی اعلیٰ سطح کی ہے۔ اُس کے پاس تربیت یافتہ پروفیشنل آرمی ہے لیکن پاکستان کے سیاسی اور معاشی حالات اس قدر خراب اور ناگفتہ بہ ہیں کہ خوف ہے کہ کہیں تمام تر عسکری قوت دھری کی دھری نہ رہ جائے۔ پھر یہ کہ ریاستی ادارے سیاست میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ جو اسلام آباد کے ایک سینئر جج نے کہا ہے کہ عدلیہ، پارلیمنٹ اور انتظامیہ سمیت ریاست کے تمام ستون گر چکے ہیں۔ یہ تباہی ایک ایسی حقیقت بن کر سامنے آ گئی ہے کہ اس کا انکار خود فریبی ہوگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ سوویت یونین جو عالمی طاقت تھی اُس کی صرف معاشی حالت خراب ہوئی تو وہ شکست وریخت کا شکار ہوگیا۔ اس وقت پاکستانیوں کا حال یہ ہے کہ وہ خالی پیٹ اور ننگ دھڑنگ ہیں لیکن باہمی سر پھٹول اس سطح پر جاری ہے کہ تاریخ سے بھی شاید اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جج عدالتوں میں لڑ رہے ہیں۔ سیاست دان سیاسی اختلافات کو بدترین ذاتی دشمنی کی طرف لے گئے ہیں۔ IMF نے اپنی تاریخ میں شاید ایسے شرمناک مطالبات کسی اور ملک سے نہ کیے ہوں جو وہ پاکستانیوں سے کر رہا ہے کیونکہ ہم اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں کہ ہم بھکاری ہیں، خدارا ہماری جھولی میں کچھ ڈال دو۔ ایسے میں خود ہماری سلامتی خطرے سے دوچار ہے ہم عرب بھائیوں کی کیا مدد کریں گے۔ اصل میں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ موجودہ امریکی صدر صہیونیوں کا ٹرمپ کارڈ ہے جو عالم اسلام خصوصاً عربوں کے خلاف استعمال ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

❀❀❀

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم ڈاکٹر آف فزیوتھراپی کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0317-4630894

☆ بہاولپور کی اعوان فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 36 سال، تعلیم پی ایچ ڈی، لمز یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے دینی مزاج کے حامل، برسرروزگار، ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0300-6827232

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہٰذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

فلسطین میں انسانیت سوز مظالم نے آزادی کے علمبرداروں کا منحوس چہرہ بے نقاب کر دیا ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو بھولیں گے، نہ ہی فلسطینی عوام کے خون کو رائیگاں جانے دیں گے۔ (سینیٹر مشاہد حسین سید)

نہتے فلسطینیوں نے گریٹر اسرائیل کا خواب چکنا چور کر دیا ہے۔ (سراج الحق)

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین میں یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ مسلمانوں کے آگے نہیں ٹک سکے گا۔ ان شاء اللہ۔ (ڈاکٹر خالد قدومی)

فلسطین وہ ارضِ مقدس ہے جس کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی بازی لگانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ (محمد العقاد)

حماس کی فتح سے ہم نے سیکھا ہے کہ سفارت کاری کے پیچھے جب تک طاقت نہ ہو، اُس کے نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ (غلام محمد صفی)

کشمیر ہائی وے کا نام بدل کر سری نگر ہائی وے رکھنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ میدان میں کودنا ہوگا۔ (ڈاکٹر حبیب الرحمان عاصم)

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ’’مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین، حل کیا ہے؟‘‘ کے عنوان سے سیمینار

رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ’’مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین۔ حل کیا ہے؟‘‘ کے عنوان سے، اسلام آباد میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں سیاسی نمائندگان، مذہبی رہنماؤں، دانشوروں کے علاوہ میڈیا کے نمائندوں اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اپنے صدارتی خطبہ میں تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے کہا کہ فلسطین میں ناجائز صہیونی ریاست کی حالیہ پُرتشدد کارروائیوں نے جہاں مسلمانوں کے خلاف ہنود و یہود کے گٹھ جوڑ کو بے نقاب کر دیا ہے وہاں مغربی دنیا میں آزادی کے علمبرداروں کا منحوس چہرہ بھی دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آج دنیا میں 57 مسلم ممالک ہیں، او آئی سی کے نام سے مسلم ممالک کی ایک تنظیم موجود ہے اور 34 مسلم ممالک کی مشترکہ فوج بھی ہے لیکن پوری مسلم دنیا میں کسی ایک ملک کو جرأت نہ ہو سکی کہ وہ مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین کے عوام کے لیے آواز تک اُٹھا سکے۔

سیمینار کے مرکزی خطاب میں سابق وفاقی وزیر اور سینیٹر **مشاہد حسین سیّد** نے کہا کہ ایک طرف اسرائیل کی طرف سے گریٹر اسرائیل کی بات ہو رہی ہے اور دوسری طرف بھارت، اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھ رہا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ دونوں اطراف سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روندا جا رہا ہے۔ ہم دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو بھولیں گے، نہ ہی فلسطینی عوام کے خون کو رائیگاں جانے دیں گے۔ ہم اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ پاکستانی عوام نے ہمیشہ سے فلسطینی موقف کی تائید کی ہے، ہم نے 1967ء اور 1973ء کی عرب اسرائیل جنگوں میں فلسطینی بھائیوں کی مدد کی، 1974ء میں پی ایل او کو فلسطین کی نمائندہ جماعت کی حیثیت سے تسلیم کیا اور آئندہ بھی اُن کی اخلاقی مدد کرتے رہیں گے۔

جماعت اسلامی پاکستان کے سابق امیر **سراج الحق** نے مسلمانانِ عالم کے ضمیر کو جھنجوڑتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں 57 مسلم ممالک ہیں، 74 لاکھ کے قریب مسلم افواج ہیں اور دنیا کی 23 فی صد معیشت مسلمانوں کے کنٹرول میں ہے لیکن پھر بھی مسلم دنیا خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے اور کہیں سے کوئی احتجاج سامنے نہیں آ رہا۔ اس کے باوجود اللہ کی توفیق سے آج الحمدللہ نہتے فلسطینیوں نے گریٹر اسرائیل کا خواب چکنا چور کر دیا ہے۔

ویڈیو کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے حماس کے سینئر قائد اور ترجمان **ڈاکٹر خالد قدومی** نے کہا کہ فلسطین کی جنگ کسی قوم کی جنگ نہیں ہے، کسی اقتدار کی جنگ نہیں ہے۔ ہم نے 60000 شہداء کے خون کا نذرانہ پیش کیا ہے، 130000 کے قریب زخمی ہیں، 5 ہزار گرفتار ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں، لیکن الحمدللہ ہم ہی سرخرو ہوں گے۔ مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین میں یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ مسلمانوں کے آگے نہیں ٹک سکے گا۔ ان شاء اللہ۔ چاہے کچھ بھی ہو، ہم ہر میدان میں مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین کی آزادی کے لیے آواز اُٹھاتے رہیں گے۔

غزہ کے علاقہ خان یونس سے تعلق رکھنے والے دانشور و صحافی **محمد العقاد** نے اپنے خطاب میں کہا کہ فلسطین محض زمین کا ایک ٹکڑا نہیں ہے بلکہ بحیثیتِ مسلم اُمہ ہماری پہچان، ہمارے عقائد کا ترجمان اور ہمارے ایمان کی امین وہ ارضِ مقدس ہے جس کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی بازی لگانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مسجد اقصیٰ پر صہیونی طاقتوں کے حملے، نہتے مسلمانوں پر ظلم و تشدد، انسانی حقوق کی پامالی اور بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر ہزاروں ٹن بارود برسا کر بھی اسرائیل اور مغرب میں اُس کے معاونین فلسطینی عوام کے جذبۂ حریت کو دبا نہ سکے۔ آج فلسطینی عوام پوری دنیا میں عزم، بلند حوصلے اور صبر استقلال کی علامت بن کر اُبھرے ہیں۔

کُل جماعتی حریت کانفرنس آزاد کشمیر کے کنوینر **غلام محمد صفی** نے ویڈیو خطاب میں کہا کہ 1947ء سے لے کر آج تک مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین کے مسلمان اپنی آزادی کے لیے لڑ رہے ہیں لیکن اُن کی آواز کو مسلسل دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لاکھوں لوگوں کو شہید، زخمی اور بے گھر کر دیا گیا ہے لیکن آزادی کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے کشمیری اور فلسطینی عوام آج بھی سینہ سپر ہیں اور ان کے پایۂ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ ان مسائل کا حل سیاسی ہے لیکن حماس کی فتح سے ہم نے سیکھا ہے کہ سفارت کاری کے پیچھے جب تک طاقت نہ ہو، اس کے نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

دانشور اور مذہبی سکالر **ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم** نے مسلمانانِ عالم کی بے حسی پر سوال اُٹھاتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں دو ارب پر مشتمل 57 مسلم ممالک موجود ہیں لیکن مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین میں 77 سال سے جاری المیوں پر کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اس ضمن میں امراء اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں۔ ’’کشمیر ہائی وے‘‘ کا نام بدل کر ’’سری نگر ہائی وے‘‘ رکھنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، اس کے لیے میدان عمل میں کودنا پڑے گا۔

سیمینار کے ابتدا میں تنظیم اسلامی کے سینئر رہنما **ڈاکٹر ضمیر اختر خان** نے بنی اسرائیل کی تاریخ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں گفتگو کی۔

حلقہ اسلام آباد کے ناظم تربیت **عامر نوید** نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیے۔
سیمینار کے اختتام پر تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے دعا کروائی۔

اسلام نے عورت کو جو عزت بخشی ہے، آج مغربی تہذیب دجل اور فریب کے ذریعے نام نہاد آزادی اور حقوق کی آڑ میں اس عزت اور عصمت کو عورت سے چھیننا چاہتی ہے: خورشید انجم

عورت مارچ کا مقصد عورت کے حقوق کی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ مغرب کے ایجنڈے کی جنگ لڑ رہے ہیں: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

ویلنٹائن جیسی خرافات سے ہمارے معاشرے میں حیاء، غیرت اور ایمان کا جنازہ نکل رہا ہے: قیصر احمد راجہ

”عورت کے حقوق“ کے نام پر دجالی تہذیب کا حملہ

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان میں بھی خواتین کے حقوق کے حوالے سے بہت زیادہ آواز بلند کی جاتی ہے۔ جبکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ دین اسلام واحد دین ہے جس نے خواتین کو سب سے زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ آپ دیگر ادیان کے ساتھ تھوڑا موازنہ کر کے بتائیے کہ کیا واقعی اسلام نے خواتین کو سب سے زیادہ حقوق دیئے ہیں اور اگر یہ بات سچ ہے تو پھر عالمی یوم خواتین کے موقع پر کن حقوق کی مانگ کی جاتی ہے؟

خورشید انجم: سب سے پہلے تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ اسلام نے عورت کو وہ حقوق دیئے ہیں جو اس کو پہلے حاصل نہیں تھے۔ اسلام سے قبل عورت کو غلاموں کی طرح اپنی پراپرٹی سمجھا جاتا تھا۔ جیسے بھیڑ بکریاں، غلام اور دیگر چیزیں پراپرٹی میں شامل ہوتی تھیں۔ وہی حیثیت عورت کی بھی تھی۔ یہاں تک کہ اگر کسی کی سوتیلی مائیں ہوتی تھیں اور والد فوت ہو جاتا تھا تو وہ سوتیلی مائیں بھی بیٹے کی وراثت میں شامل ہو جاتی تھیں اور وہ ان سے شادی کر لیتا تھا۔ اس سے بھی بڑی برائی یہ تھی کہ وہ انہیں بیچ سکتا تھا جیسے غلاموں کو بیچا جاتا تھا۔ پھر یہ کہ بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا تھا اور انہیں پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے ان چیزوں کو آ کر ختم کیا، عورت کو حقیقی شرفِ انسانیت بخشا، بحیثیت انسان اس کے حقوق کا تعین کیا۔ اسلام میں لڑکیوں کی پرورش کی باقاعدہ ترغیب و تشویق دی گئی۔ احادیث میں یہاں تک فرمایا گیا کہ جس نے تین لڑکیوں کی صحیح طور پر پرورش کی تو وہ جنت میں داخل کیا جائے گا، پوچھا گیا کہ جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی؟ فرمایا وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اسی طرح اسلام نے عورت کو ایک تشخص دیا ہے کہ وہ اگر اللہ کی بندگی کرے گی تو اس کو اس کا پورا اجر عطا کیا جائے گا جیسا کہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا گیا کہ جنت میں اُن کا گھر ہے۔ اسلام نے عورت کو تعلیم کا حق بھی دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سمیت کئی صحابیات عالمہ بھی تھیں اور احادیث کی راوی بھی رہیں۔ پھر کئی صحابیات ڈاکٹر بھی تھیں۔ اسلام نے عورت کو نکاح کے موقع پر حق مہر دلوایا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام نے عورت کا وراثت میں حق مقرر کیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے عورت کا وراثت میں کوئی حق نہیں تھا۔ ہندوؤں کے ہاں تو آج تک بھی عورت کا وراثت میں کوئی حق تسلیم نہیں کیا جاتا، اسی طرح اسلام سے قبل عورت کو دوسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خواتین کے وراثت میں حق کا باقاعدہ تعین کرنے کے بعد فرمایا:

مرتب: محمد رفیق چودھری

”یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدود ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلے (اللہ) اسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے تجاوز کرے وہ اسے آگ میں داخل کرے گا، ہمیشہ اس میں رہنے والا ہے اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔“ (النساء: 13، 14)

یعنی اس قدر سخت تاکید کی گئی ہے۔ پھر یہ کہ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا۔ اگر اُس کا خاوند ظلم کرتا ہے اور اس کے جائز حقوق اس کو دینے کو تیار نہیں تو عورت اس سے خلع لے کر شرعی تقاضے مکمل ہو جانے کے بعد دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے۔ جبکہ دیگر کئی مذاہب میں عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ ہندو مذہب میں تو خلع کا تصور ہی نہیں ہے، وہاں اگر خاوند مر جاتا تھا تو عورت کو اس کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ اب بھی ہندو مذہب میں بیوہ کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی اچھا کھانے پینے اور زیور پہننے کی اجازت ہے۔ اسی طرح عورت کو مغرب میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ امریکہ میں 1920ء میں جا کر یہ حق عورت کو ملا ہے۔ اس سے قبل ایک عورت نے ووٹ ڈالا تھا تو اس کو باقاعدہ سزا دی گئی تھی۔ جبکہ اسلام نے عورتوں کو آج سے 14 سو سال پہلے یہ حق دیا تھا۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ نامزد ہوئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے گھروں میں جا کر عورتوں اور بچوں سے بھی رائے لی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو جو عزت بخشی ہے، آج مغربی تہذیب دجل اور فریب کے ذریعے نام نہاد آزادی اور حقوق کے نام پر اس عزت اور عصمت کو عورت سے چھیننا چاہتی ہے۔

سوال: عورت مارچ میں شامل خواتین اور اس کی منتظم این جی اوز کیا واقعتاً خواتین کے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہیں یا وہ خواتین کے حقوق کے نام پر کسی انٹرنیشنل ایجنڈے پر ہیں؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: پہلی بات یہ ہے کہ جو خواتین عورت مارچ کا ایجنڈا لے کر چل رہی ہیں کیا وہ عورت کی تعریف پر پورا اُترتی بھی ہیں یا نہیں۔ ہمارا یہ سوال اُن سے بھی ہے اور عوام سے بھی ہے۔ کیونکہ لفظ عورت کے معنی ہیں: مستور! یعنی پردہ اور حجاب کرنے کی وجہ سے خواتین کو عورت کہا جاتا ہے۔ لہٰذا جو بے پردہ اور بے حجاب ہے، وہ عورت ہے ہی نہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ عورت مارچ میں شریک خواتین نے کبھی غزہ کی محصور، مجبور اور مظلوم خواتین کے حقوق کی بھی بات کی ہے؟ کشمیر، شام اور برما کی مظلوم مسلم خواتین کی کبھی بات کی ہے؟ اگر ان مظلوم خواتین کے حقوق کی بات کرنا عورت مارچ کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُن کا اصل مقصود کچھ اور ہے اور وہ کم و بیش اُن کے پلے کارڈز، بینرز، سلوگنز، بیانیہ اور نعروں کے ذریعے بے نقاب بھی ہو رہا ہے۔ انہوں نے کبھی عورت کے اُن حقوق

(وراثت میں حق ،شرعی تعلیم وغیرہ) کی بات نہیں کی جو اسلام عورت کو دیتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ان کا مقصد عورت کے حقوق کی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ مغرب کے ایجنڈے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔مغرب کا ایجنڈا کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے،سب کچھ دستاویزی صورت میں موجود ہے۔جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا ایجنڈا 2030ء خاندانی نظام کو توڑنے اور آبادی کو کم کرنے کی بات کرتا ہے۔ظاہر ہے مادر پدر آزادی کے نام پر جب عورت گھر ،شادی ، نکاح کے بندھن سے آزاد ہو جائے گی ، خاندانی نظام ختم ہو جائے گا تو بچے پیدا کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کا ایجنڈا پورا ہو جائے گا۔اس لیے یہ لوگ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا حریف بنانا چاہتے ہیں ۔ تیسری بات یہ ہے کہ عورت کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے وہ لوگ ہیں جن کے ہاں تین چار صدیاں قبل تک عورت کو چڑیل (جادو کرنے والی) قرار دے کر آگ میں جلایا جاتا تھا،اسی طرح ایسے سیکولر لوگوں کے نزدیک راجہ داہر بھی سیکولر تھا جس نے اقتدار کے لیے اپنی بہن سے شادی کی تھی اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاں عورت کو ’’ستی‘‘ کے نام پر زندہ جلایا جاتا تھا۔آج تک کوئی عورت امریکی صدر کے عہدے پر فائز نہیں ہو سکی۔میرا خیال ہے کہ عورت کے حقوق کی بات کرنے والے یہ لوگ پہلے اپنے ہاں عورت کو حقوق دے لیں پھر ہمیں بتانے کی کوشش کریں۔

سوال: کیا پاکستان میں عورت مارچ کی سرگرمیاں یا ان کے مطالبات پاکستانی ثقافت اور اسلامی اقدار سے کوئی مطابقت رکھتے ہیں ؟ کیا ہمیں عورت مارچ کو سپورٹ کرنا چاہیے؟

قیصر احمد راجہ: عورت مارچ والوں کو جتنا میں نے پرکھا ہے تو یہ کلاسیکل لبرل ازم والے نہیں ہیں بلکہ یہ پروگریسو لبرل ازم والے ہیں اور پروگریسو لبرل ازم والوں کا تعلق ثقافتی بائیں بازو سے ہے جو کہ مارکس ازم کا ایک تصور ہے ۔ ثقافتی بائیں بازو کے تصورات میں کارل مارکس کے مطابق عورت دو وجوہات کی بناء پر شادی کرتی ہے ۔ (1)۔اُسے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے ، (2)۔اولاد کی پرورش کے لیے۔کارل مارکس کہتا ہے کہ اگر ریاست ان دونوں چیزوں کی ذمہ داری لے لے تو عورت کو شادی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس نظریہ کے مطابق محبت ، الفت ،ممتا،شفقت پدری وغیرہ کوئی معنی نہیں رکھتے ۔ یہ نظریہ صرف مادہ پرستی پر مبنی ہے اور اس میں عورت کی حیثیت ایک مالِ تجارت سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ثقافتی بائیں بازو کے حامل معاشروں میں عورت کو بے پردہ کیا جاتا ہے اور اس کو تجارتی جنس کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ مغرب کے لوگ مہذب ہیں ۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کب سے مہذب ہو گئے ۔ 1960ء سے پہلے وہ باقاعدہ شادیاں کرتے تھے ، بچے ہوتے تھے ، گھر اور خاندان تھا ۔ اگرچہ لبرل تھے لیکن ان کا بڑا مضبوط خاندانی نظریہ تھا ،اس کے تحت بچوں کی تربیت ہوتی تھی ، بچوں کو والدین کا ادب سکھایا جاتا تھا۔1945ء سے پہلے اگر کسی عورت کا ٹخنہ ننگا ہوتا تھا تو اس کو فاحشہ سمجھا جاتا تھا ،مہذب گھرانے کی عورتوں کا پورا لباس ہوتا تھا۔لیکن 1960ء میں سیکسول ریزولوشن آیا اور نکاح ،شادی ، گھر اور خاندان کا تصور ختم ہوتا گیا۔ بے حیائی اور فحاشی پھیل گئی ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

> **عورت مارچ میں شریک خواتین نے کبھی غزہ کی محصور، مجبور اور مظلوم خواتین کے حقوق کی بھی بات کی ہے؟ کشمیر، شام اور برما کی مظلوم مسلم خواتین کی کبھی بات کی ہے؟**

1960ء سے پہلے کا مغرب مہذب تھا یا اب مہذب ہے؟ اگر ہم کہیں کہ 1960ء سے پہلے مغرب مہذب تھا تو اس کا مطلب ہے کہ اب وہ مہذب نہیں رہا۔جو ثقافتی بائیں بازو کے لوگ ہیں وہ تو 1960ء سے پہلے والی تہذیب کو ختم کر کے آگے بڑھ رہے ہیں اور ان کے ہاں اب عورت صرف بازار کی ایک چیز یا جنسی تسکین کا ٹول بن کر رہ گئی ہے اور بحیثیت بیٹی ، بہن ، ماں ، دادی ، نانی اس کی جو عزت اور تکریم تھی وہ بالکل ختم ہو گئی ۔ خالص مادہ پرستانہ سوچ کے تحت جسم فروشی کو بھی مزدوری قرار دے دیا گیا ۔لہٰذا عورت مارچ والوں کے ہاں عورت کی کیا حیثیت رہ گئی ہے؟ کیا عورت مارچ والے اُن حقوق کی بات کرتے ہیں جن کی وجہ سے اس کی عزت ، عصمت ، حیاء اور وقار تھا؟ اسلام تو کہتا ہے کہ عورت کو کمائی کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا، مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُس کی تمام ضروریات کو پورا کرے ۔ البتہ اگر عورت شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی جائز کاروبار یا شعبہ اختیار کرتی ہے تو ممانعت بھی نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تجارت کرتی تھیں، حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا ایک طبیبہ تھیں ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا انٹرنیشنل سطح کی تاجر تھیں ۔لیکن اسلام کسی عورت کو کاروبار یا ملازمت کرنے کا پابند نہیں کرتا بلکہ ترغیب دیتا ہے کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے۔ لیکن عورت مارچ والے کہتے ہیں کہ عورت صبح اُٹھے اور سارا دن کمائی کرے اور گھر میں لا کر دے ۔ یہ کونسی آزادی ہے؟ پھر یہ کہ مغرب میں عورت کو مرد کے برابر مزدوری بھی نہیں دی جاتی تھی اور کام مرد کے برابر لیا جاتا تھا۔ 2010ء میں قانونِ مساوات پاس ہوا لیکن انڈسٹری کے مالکان اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ عورت کو مرد کے مقابلے میں ہلکا کام دیا جائے یا اس کو حمل کے دوران چھٹیاں دی جائیں ، وہ چاہتے ہیں کہ مرد کے برابر کام کرے نہیں تو اُجرت کم لے ۔ بی بی سی سے کتنی ہی خواتین اس وجہ سے احتجاجاً کام چھوڑ کر جا چکی ہیں کہ ہم کیمرے کے سامنے بیٹھ کر مردوں کے برابر کام کرتی ہیں لیکن پھر بھی ہمیں اُجرت کم ملتی ہے ۔ آخری بات یہ ہے کہ عورت مارچ والوں کو عورت کی آزادی چاہیے مرد کی آزادی کیوں نہیں چاہیے ؟ وہ کیوں نہیں کہتے کہ مرد بھی مختصر کپڑے پہنے اور نیم برہنہ ہو کر گھومے ؟ صرف اس لیے کہ وہ عورت کو بطور جنس کمائی کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں ۔ برطانیہ میں دہائیوں تک ایک اخبار کے تیسرے صفحہ پر برہنہ عورت کی بڑی تصویر شائع ہوتی رہی ہے اور آن لائن اب بھی شائع ہو رہی ہے ۔ کیا یہ عورت کے حقوق ہیں اور یہ آزادی ہے کہ اس کو بے پردہ کر کے کمائی کا ذریعہ بنایا جائے ؟ اسلام نے تو عورت کو پردہ ، عزت اور عصمت اور بلند مقام و مرتبہ عطا کیا ہے۔

سوال: مغرب میں ویلنٹائن ڈے کو ایک تہوار کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس کے اثرات پاکستان میں بھی داخل ہو رہے ہیں ۔ یہ فرمائیے کہ پاکستان کی نوجوان نسل پر اس کے کس قدر مہلک اور بُرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ویلنٹائن ڈے کا ہماری معاشرتی اقدار اور ہماری تہذیب سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ خاص بات یہ ہے کہ عیسائی بھی اس کو اپنا تہوار تسلیم نہیں کرتے ۔لیکن ایسے تہواروں کو معاشروں پر مسلط اس لیے کیا جاتا ہے تا کہ ہماری سوچ بدل جائے ، ہمارے رول ماڈلز بدل جائیں ، اقدار و روایات بدل جائیں اور خاص طور پر ہماری منزل بدل جائے ۔ بحیثیت اُمت مسلمہ ہمیں اس وقت دیکھنا یہ چاہیے کہ غزہ میں کیا ہو رہا ہے ، کشمیر اور بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، ہمارے دل ان کے ساتھ دھڑکتے ہوں لیکن جب ویلنٹائن ڈے منائیں گے تو ہماری فکر ہو گی کہ اس دن ہم کیا پہن کر جائیں ، کیسے جائیں اور کیا کریں ، لازمی طور پر ہم مغرب کی نقالی کریں گے ۔ لہٰذا ہماری اور مغرب کی منزل ایک ہو گی ۔ اسی وجہ سے انہوں نے ہمارے تعلیمی اداروں اور میڈیا کو استعمال کیا ہے ۔ ہمارے ٹی وی چینلز ، ڈرامے ، فلمیں ، اخبارات سب مغرب کی بے حیا تہذیب کو ہماری نسلوں پر مسلط کر رہے ہیں ۔ اگر ہماری نسلوں کی یہ سوچ بن جائے کہ گھر اور شادی اپنی جگہ ہے لیکن دل کے معاملات اپنی جگہ ہیں ، بوائے فرینڈ ، گرل فرینڈ کا تصور ہماری نسلوں میں بھی پیدا ہو جائے تو دشمن کو ہم پر حملہ کرنے

کی کیا ضرورت ہے؟ پھر تو اس نے جنگ کے بغیر ہی مسلمانوں کو شکست دے دی۔ ہمارے کچھ دانش گردوں نے اس شیطانی حملے کی راہ ہموار کرنے کے لیے بڑے پُرفریب جملے ایجاد کیے ہوتے ہیں کہ تم اپنی بہن کے لیے پھول لے جاؤ، ماں کے لیے لے جاؤ تمہیں کسی نے روکا ہے؟ میں یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ خدارا! اس جھانسے میں مت آئیے گا۔ ہم ایسے تہوار کیوں منائیں جو ہماری معاشرتی اقدار اور دینی روایات کے خلاف ہیں۔

سوال: دین اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں، اگر وہ اُن کو نہیں دیئے جا رہے تو اس پر اسلام ہمیں کیا وعید سناتا ہے؟

خورشید انجم: نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خواتین اور غلاموں کے حقوق کے بارے میں لازمی تاکید کی کہ ان میں کوتاہی نہ کی جائے۔ اس لیے کہ عورت صنف نازک ہے، کمزور ہے۔ فرمایا کہ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! احادیث میں واضح حکم ہے کہ عورت کا جو مہر مقرر ہوتا ہے اس کو لازمی دیا جائے اور جو ادا نہیں کرتا اور نہ ہی ادا کرنے کی اس کی نیت ہے وہ آخرت میں زانی کی حیثیت سے سزا پائے گا۔ آج ہمارے ہاں سوچ بن چکی ہے کہ شادی کے بعد معاف کروالیں گے اس لیے پہلے بڑھا چڑھا کر لکھا جاتا ہے، یعنی ادا کرنے کی نیت ہی نہیں ہوتی۔ عورت بے چاری مجبور ہوتی ہے اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی معاف کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ گن پوائنٹ پر معافی نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو مرد عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے ان کے لیے بھی سخت وعید ہے۔ مثلاً ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جس کی دو بیویاں ہوں پھر وہ بالکل ایک ہی کی طرف جھک جائے تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا جسم ساقط (فالج زدہ) ہوگا۔ اسی طرح دین اسلام کہتا ہے کہ شادی سے پہلے عورت کی مرضی پوچھی جائے، اگر اس کی مرضی نہیں ہے تو زبردستی شادی نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اتنا مقام دیا ہے کہ ایک صحابیہ ؓ کو ان کے شوہر نے غصے میں ماں جیسی کہہ دیا جس سے ظہار کا معاملہ ہوگیا تو وہ صحابیہ حضور ﷺ کے پاس آکر روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا فوراً قبول کی اور آیات نازل فرمائیں:

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا﴾

''اللہ نے سن لی اُس عورت کی بات (جو اے نبی ﷺ!) آپ سے جھگڑ رہی ہے اپنے شوہر کے بارے میں'' (المجادلہ:1)

حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت میں جب خوشحالی آگئی تو لوگوں نے زیادہ مہر مقرر کرنا شروع کردیئے۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے نوٹس لیا تو ایک خاتون صحابیہ ؓ نے آپ ؓ کو ٹوک دیا کہ حق مہر اللہ نے مقرر کیا ہے، آپ کون ہوتے ہیں اس پر قدغن لگانے والے۔ حضرت عمر ؓ نے فوراً رجوع کرلیا اور اس صحابیہ کی تعریف فرمائی۔ یعنی اسلام نے عورت کو اتنی جرأت دی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے سامنے بھی کھل کر حق بات کہہ سکتی ہے۔ ایک بدو حضرت عمر ؓ کے پاس اپنی بیوی کی بد خلقی اور زبان درازی کی شکایت کرنے آیا، لیکن دیکھا کہ امیر المومنین کی زوجہ بھی آپ سے جھگڑ رہی ہیں اور آپ بالکل خاموش ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پلٹنے لگا تو حضرت عمر ؓ نے اسے روکا اور نصیحت فرمائی کہ بیویاں ہمارے لیے اتنی مشقت اُٹھاتی ہیں، گھر اور بچوں کو سنبھالتی ہیں، کپڑے دھوتی ہیں، کھانا تیار کرتی ہیں۔ ان سب احسانات کے بدلے ہم پر لازم ہے کہ ہم بھی برداشت کریں۔ اسلام نے عورت کو اتنی عزت اور مرتبہ عطا کیا ہے۔ جبکہ عورت مارچ والے جس کو عورت کی آزادی کہتے ہیں وہ آزادی نہیں بلکہ عورت کی بربادی ہے، ان کھوکھلے نعروں کی آڑ میں عورت کا جس قدر استحصال ہو رہا ہے شاید تاریخ میں پہلے کبھی نہ ہوا ہو۔

> **اگر بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ کا تصور ہماری نسلوں میں بھی پیدا ہو جائے تو دشمن کو ہم پر حملہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر تو اس نے جنگ کے بغیر ہی مسلمانوں کو شکست دے دی ہے۔**

سوال: ایک رائے یہ ہے کہ ویلنٹائن جیسے تہواروں کی پاکستان میں پروموشن انٹرنیشنل ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اس ایجنڈے کا مقصد کیا ہے؟

قیصر احمد راجہ: اگر کسی تہوار یا تقریب کا مقصد انسان کی بہتری ہو تو یقینی طور پر اس میں انسان کی بہتری ہوگی لیکن ویلنٹائن جیسے تہوار جو خالصتاً کمرشل ایونٹ ہیں اور ان میں انسان کو ایک صارف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ان سے کمرشل اداروں کی بہتری تو ہوگی لیکن انسان کی کوئی بہتری نہیں ہے۔ مغرب میں مذہب کو ثانوی حیثیت حاصل ہے جبکہ انڈسٹریل مفادات اولین ترجیح ہیں۔ کرسمس بھی مذہبی تہوار نہیں رہا بلکہ ایک کمرشل ایونٹ بن گیا ہے، پارٹیز ہوتی ہیں، شرابیں پی جاتی ہیں، جشن منایا جاتا ہے، اس کے فوراً بعد نیو ایئر نائٹ کا جشن منایا جاتا ہے اور اس موقع پر بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے جس کا فائدہ سب سے زیادہ انڈسٹری کو ہوتا ہے۔ فروری کو مغرب میں خشک ماہ کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس میں کمرشل ایکٹیویٹیز کم ہوتی ہیں۔ وہاں کا صنعت کار یا سرمایہ کار کیسے برداشت کرسکتا تھا کہ پورا مہینہ کمائی کے بغیر گزر جائے لہٰذا ویلنٹائن جیسی خرافات کو بڑھا چڑھا کر رواج دیا گیا اور اس دن کی مناسبت سے مختلف پروڈکٹس مارکیٹ میں عام کی گئیں۔ اسلام نے تو اپنے تہواروں میں عبادت پر زیادہ زور دیا ہے۔ عیدین پر آپ عید کی نماز پڑھتے ہیں، بڑی عید پر قربانی کا اہم فریضہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اسلام نے ان تہواروں کو کمرشل نہیں بنایا تھا مگر آج ہم نے بنالیا ہے تو یہ ہماری غلطی ہے۔ بہرحال ویلنٹائن جیسی خرافات سے ہمارے معاشرے کو فائدے سے زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ پہلا نقصان تو یہ ہے کہ اس سے حیا اور غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے، اسلام کسی غیر محرم کو دیکھنے اور چھونے سے بھی منع کرتا ہے، لیکن ویلنٹائن جیسی خرافات کے موقع پر ہماری نسلوں میں جو برائیاں پھیل رہی ہیں وہ اگلی نسلوں میں منتقل ہو کر روایت بن جائیں گی اور نتیجہ میں ہمارا معاشرہ بھی مغرب کی طرح اخلاقی طور پر بالکل تباہ ہو جائے گا۔

سوال: پاکستانی معاشرے سے ویلنٹائن جیسے مغربی تہواروں اور دیگر ہندوانہ رسومات کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے ہمیں کیا اقدامات اُٹھانے ہوں گے؟

خورشید انجم: اصل حل یہ ہے کہ ہم اسلامی نظام کی طرف واپس آئیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ دینی طبقہ جماعتی اور مسلکی بنیادوں پر تقسیم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے لبرل اور سیکولر آگے نکل جاتے ہیں اور وہی ملک کو لیڈ کر رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ جس طرح ہم اقیموا الصلوٰۃ کے حکم الٰہی کو پورا کرنے کے لیے ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اسی طرح اقیموا الدین کے فرض کو ادا کرنے کے لیے بھی تمام تر مسلکی اور جماعتی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک صف میں کھڑے ہو جائیں اور بھرپور تحریک چلائیں۔ آج پورا عالم کفر مسلمانوں کے خلاف الکفر ملت واحدۃ کی مانند متحد اور منظم ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی دین کے نفاذ کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ دین کا نفاذ ہوگا تو خواتین کے جو حقوق اسلام نے مقرر کیے ہیں وہ بھی ان کو مل جائیں گے، حیا، عصمت اور عزت کی حفاظت بھی ہوگی، چادر اور چار دیواری کا تقدس بھی بحال ہوگا۔ ۞۞۞

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ قیصر احمد راجہ: معروف سکالر اور موٹیویشنل سپیکر

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف سکالر اور موٹیویشنل سپیکر

3۔ خورشید انجم: مرکزی ناظم تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی پاکستان

میزبان: وسیم احمد: نائب مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

ماہِ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیرِ اہتمام ملک بھر میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ مضامین قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

نوٹ: جہاں پر (☆) کا نشان ہے وہاں خواتین کی شرکت کا باپردہ انتظام ہے۔

دورۂ ترجمہ قرآن کے چند اہم مقامات	محترم شجاع الدین شیخ، امیر تنظیم اسلامی The Signature & Imperial Banquet Halls, Dalmia Road, near Millennium Mall کراچی ☆ 0336-8269336	محترم اعجاز لطیف نائب امیر تنظیم اسلامی رائل ایونٹ کمپلیکس نزد قائد اعظم انٹرچینج بیدیاں روڈ، لاہور ☆ 0321-4382552	محترم حافظ عاطف وحید، ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، 36 کے ماڈل ٹاؤن، لاہور ☆ 0321-4784832	محترم عبدالرؤف معاون شعبہ تعلیم و تربیت مسجد دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی، ملتان روڈ، چوہنگ، لاہور ☆ 0300-7187805

حلقہ مالاکنڈ

ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	بیان القرآن	جامع مسجد، شریف آباد، کبل، ضلع سوات	03459519148
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	بیان القرآن	روغانی ٹاور شہید چوک بائی پاس روڈ تیمرگرہ، ضلع دیر پائین	03469395896

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

محترم قاضی فیصل ظہیر	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ، سعد اللہ جان کالونی، عقب نیازی بس اڈہ، حاجی کیمپ، پشاور شہر ☆	03459121006
محترم فضل باسط	دورۂ ترجمہ قرآن	Occasion Marquee بالمقابل نصیر ٹیچنگ ہسپتال، ناصر باغ روڈ، پشاور ☆	03145193495
محترم حبیب الرحمن	دورۂ ترجمہ قرآن	گاؤں زڑہ میانہ، محلہ شفارس کورونہ، ضلع نوشہرہ	03489120354
محترم ارشد علی	خلاصۂ مضامین قرآن	مسجد اجمیر خان ملکی، خوشحال کلے، طورو، ضلع مردان	03111087085
محترم نور خالد	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن، سٹریٹ نمبر 1، پولیس لائن روڈ، نزد گرلز ڈگری کالج نمبر 2، ڈیرہ اسماعیل خان	03139229399
محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود	دورۂ ترجمہ قرآن	سراج ٹیوشن اکیڈمی، خان جی پلازہ، نہر چوک، مردان	03065722077
محترم محمد حامد	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد گریزئی، گاؤں خویشگی پایان، ضلع نوشہرہ	03139735601

حلقہ اسلام آباد

محترم سعد محمود	دورۂ ترجمہ قرآن	ایگزیکٹیو مارکی، کورنگ ٹاؤن ☆	03345473875
محترم شیخ سعد رحمن	خلاصۂ مضامین قرآن	دارالقرآن، کورنگ ٹاؤن ☆	03107944508
محترم عامر نوید	دورۂ ترجمہ قرآن	گرینڈ اویس مارکی، نزد ٹوٹل پیٹرول پمپ، سروس روڈ، غوری ٹاؤن فیز 2 ☆	03005242873
محترم سرفراز احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	آدم لاج پارک روڈ، چھٹہ بختاور ☆	03455511341
محترم محمد اسامہ	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن کمپلیکس پیہونٹ	03165029876
محترم اعجاز حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	جبلِ نور مسجد ایف 3/11 ☆	03344328173
محترم شعیب خالد	دورۂ ترجمہ قرآن	چودھری نذیر پلازا، گلی نمبر 34، جی 1/10 ☆	03005554778
محترم ندیم حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	دیوان عمر فاروق مسجد ایف 10/ مرکز ☆	03335120812
محترم محمد شاہد	دورۂ ترجمہ قرآن	ملن شادی ہال بھرہ پل بہارہ کہو ☆	03105941584

محترم وقار اشرف	دورۂ ترجمہ قرآن	انابیہ مارکی، ترنول ☆	03162282400
محترم سہیل شہزاد	دورۂ ترجمہ قرآن	چودھری میرج ہال، ماڈل ٹاؤن، ہمک ☆	03365465434
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	دورۂ ترجمہ قرآن	ایریگیشن مسجد، جب پُل، مانسہرہ روڈ	03335057120
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصۂ مضامین قرآن	دفتر تنظیم اسلامی بیروٹ	03448979579
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصۂ مضامین قرآن	جامع مسجد، بورڈ بازار نمبل، مری	03125992634
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، نزد جامع مسجد نورانی، پھکرال چوک، کھلابٹ ٹاؤن،	03245155015
		حلقہ پنجاب شمالی	
محترم محمد نواز	دورۂ ترجمہ قرآن	دیوان خاص میرج ہال نزد مصریال روڈ، راولپنڈی کینٹ ☆	03005077164
محترم وقار احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	الہدیٰ مسجد، گلی نمبر 24اے، پیپلز کالونی، ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی ☆	03005050295
محترم رضوان حیدر	دورۂ ترجمہ قرآن	جاوید شادی ہال ٹاہلی موری روڈ نزد کلمہ چوک راولپنڈی کینٹ ☆	03335494046
محترم دلاور علی	دورۂ ترجمہ قرآن	گرینڈ پرل جراہی سٹاپ اڈیالہ روڈ راولپنڈی ☆	03313566789
محترم محمد شہریار ٹوانہ	دورۂ ترجمہ قرآن	میجسٹی مارکی، بحریہ فیز 7، نزد اللہ چوک، بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی ☆	03215180643
محترم حمزہ شاہد	دورۂ ترجمہ قرآن	مرحبا ہال، ٹیپو روڈ راولپنڈی ☆	03005158417
محترم عادل یامین	دورۂ ترجمہ قرآن	Avalon مارکی، جی ٹی روڈ بالمقابل ڈی ایچ اے 2 (گیٹ نمبر 3) راولپنڈی ☆	03215852714
محترم ہارون یونس	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد حرمین شریفین، گلزار قائد راولپنڈی ☆	03465070646
محترم شمس خان	دورۂ ترجمہ قرآن	میر جان شادی ہال، ڈھوک حافظ پرانا ائیر پورٹ روڈ راولپنڈی ☆	03345272567
محترم عبداللہ حنیف	دورۂ ترجمہ قرآن	حمزہ شادی ہال، سیکٹر 4 ائیر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی ☆	03333004729
محترم امجد علی	دورۂ ترجمہ قرآن	الفرقان ایجوکیشنل کمپلیکس، نورا روڈ نزد جہاز گراؤنڈ راولپنڈی ☆	03435477684
محترم توقیر احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	رائل مینشن، سید پور روڈ حیدری چوک راولپنڈی ☆	03008550773
محترم محمد نعمان طارق	دورۂ ترجمہ قرآن	بیرسٹر طارق کھوکھر بلڈنگ، نزد کے آر ایل کالونی، چھتری چوک راولپنڈی ☆	03335758239
محترم محمد شفاء اللہ خان	دورۂ ترجمہ قرآن	شادی ہال ''شاہی قلعہ'' مین جی ٹی روڈ، نزد واہ گارڈن پل، واہ کینٹ ☆	03415615296
محترم قاری غلام مرتضیٰ	دورۂ ترجمہ قرآن	جامعہ فاروقیہ مدرسہ فاطمۃ الزہراءؓ للبنات، کالج چوک، پنڈی گھیپ ☆	03361560668
		حلقہ پوٹھوہار	
محترم حافظ ندیم مجید	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد العابد وارڈ نمبر 7، حیات سر روڈ گوجر خان	03219506204
محترم خرم شہزاد بٹ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد فضل دین پلازہ، تھنیل روڈ نزد باب چکوال	03325932578
محترم محمد نعمان	دورۂ ترجمہ قرآن	نور میڈیکل اینڈ آئی کیئر سنٹر کلر سیداں	03325885686
		حلقہ لاہور شرقی	
محترم ملک شیر افگن	دورۂ ترجمہ قرآن	عسکری مارکی بیدیاں روڈ بالمقابل عسکری 3، لاہور کینٹ ☆	03219069517
محترم خائستہ اکبر	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد الہدیٰ، جوڑے پل، لاہور ☆	03214447555
محترم نعیم اختر عدنان	دورۂ ترجمہ قرآن	KIPS اکیڈمی بالمقابل 25 نمبر سٹاپ، شیخوپورہ روڈ نزد جیا موسیٰ، شاہدرہ لاہور	03022408087
		حلقہ لاہور غربی	
محترم ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف	دورۂ ترجمہ قرآن	قصر سعید بینکویٹ ہال، مین وحدت روڈ، مصطفیٰ ٹاؤن بالمقابل کریم بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور ☆	03218401738

محترم حافظ مجاہد امین	دورۂ ترجمہ قرآن	گولڈن فورٹ ہال، D-1 بلاک، عیسپاک سوسائٹی فیز۔ الاہور ☆	03315660772
محترم حافظ خباب عبدالخالق	دورۂ ترجمہ قرآن	بلیسنگ ہال، نزد میاں پلازہ بالمقابل اتوار بازار، جوہر ٹاؤن لاہور ☆	03224250428
محترم کاشف رشید احمد گیلانی	دورۂ ترجمہ قرآن	پرائم میرج ہال، کالج روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور ☆	03054404995
محترم محمود حماد	دورۂ ترجمہ قرآن	بحریہ گرینڈ ہوٹل مارکی، نزد مین گیٹ، بحریہ ٹاؤن، لاہور ☆	03218239921
محترم مبشر عارف/محترم ابوالحسن	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد بنت کعب، N-886، پونچھ روڈ سمن آباد، لاہور ☆	03004080611
محترم محمد عظیم/محترم ساجد حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد عائشہ، سمارٹ ٹاؤن متصل انجینئرز ٹاؤن، لاہور ☆	03334173174

حلقہ گوجرانوالہ

محترم حافظ علی جنید میر	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد تقویٰ مرکز تنظیم اسلامی، گجرات	03048377964
محترم محمد عبدالرحمن	دورۂ ترجمہ قرآن	پاک سپر رائس ملز کی مسجد کنجاہ	03048377964
محترم مبشر ریاض	دورہ قرآن (نصف آخر)	مسجد و مرکز ڈسکہ تنظیم اسلامی	03048377964
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصۂ مضامین قرآن	پھالیہ مرکز، مسجد المصطفیٰ ﷺ	03048377964

حلقہ سرگودھا

محترم عبدالرحمن	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن سرگودھا ☆	03317628707
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	دورۂ ترجمہ قرآن	عبداللہ مسجد، نزد دور چوک، یونیورسٹی کیمپس سول لائن، جوہر آباد	03005601000

حلقہ فیصل آباد

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2، کینال روڈ، فیصل آباد	03339837986
محترم پروفیسر خلیل الرحمٰن	خلاصۂ مضامین قرآن	طوبیٰ مسجد شالیمار ٹاؤن ٹوبہ ٹیک سنگھ	03346275081
محترم ڈاکٹر فیضان حسن	دورۂ ترجمہ قرآن	المدینہ بینکوئٹ ہال، رچنا ٹاؤن، ستیانہ روڈ ☆	03448885999
محترم عبداللہ اسماعیل	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد عبداللہ، محلہ سلطان والہ جھنگ	03336729758
محترم عدنان نوشیر	دورۂ ترجمہ قرآن	لاریب بینکوئٹ ہال، ملت چوک	03217794752
محترم فیصل افضل	دورۂ ترجمہ قرآن	الجنت پیلس مارکی، افغان آباد ☆	03007616317
محترم انجل خان غوری	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن سینٹر، واپڈا سٹی، 315۔سی	03018661242
محترم احتشام حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	زینب مسجد، ستارہ ویلی	03216669676

حلقہ ساہیوال

محترم پروفیسر نوازش رسول	خلاصۂ مضامین قرآن	قرآن مرکز، کینال ویو گارڈن، ہوتہ روڈ، عارف والا ☆	03000971784
محترم مولانا محمد اکرم مجاہد	خلاصۂ مضامین قرآن	جامع عبداللہ بن مسعود، گھیاں روڈ محلہ رسول پورہ حویلی لکھا	03000600674
محترم عبداللہ سلیم	خلاصۂ مضامین قرآن	جامع مسجد آصف وعذرا قرآن اکیڈمی، نزد امتیاز ہاسپٹل، ساہیوال ☆	03009699321
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصۂ مضامین قرآن	بورے والا ٹرسٹ ہاسپٹل، لاہور روڈ، بورے والا	03006991080

حلقہ بہاول نگر

محترم نثار احمد شفیق	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد فاطمہ المعروف جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی، گلشن حشمت ہارون آباد ☆	03066083232
محترم حافظ شمس الحق اعوان	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن اکیڈمی، گرین ٹاؤن چک نمبر 19، مروٹ ☆	03004248315

محترم محمد امین نوشاہی	درس قرآن	مسجد گلزار حبیب، مسلم ٹاون چشتیاں	03367103377
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی، گلی نمبر 22، فاروق آباد شرقی، بہاول نگر ☆	03067861702
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی، رحمٰن ٹاؤن، فورٹ عباس	03334421261
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	خلاصہ مضامین قرآن	ماشاء اللہ ٹریڈرز جنرل سٹور، فیصل بازار فقیر والی	03014786223
		حلقہ پنجاب جنوبی	
محترم ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی	خلاصہ مضامین قرآن	قرآن اکیڈمی، بی زیڈ کیمپس، بوسن روڈ، ملتان ☆	03216301139
محترم عثمان صابر	دورۂ ترجمہ قرآن	راجستھان مارکی، نزد ممتاز آباد، ملتان ☆	03009636190
محترم جام عابد حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، کوٹ ادو ☆	03334009554
محترم محمد شہریار خان	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد قرطبہ، گارڈن ٹاؤن، ملتان کینٹ ☆	03017537007
محترم محمد عرفان بٹ	دورۂ ترجمہ قرآن	النور فنکشن ہال، نیو ملتان ☆	03027311901
محترم حافظ محمد اسد انصاری	دورۂ ترجمہ قرآن	روپ میرج کلب، پیراں غائب روڈ، ملتان ☆	03027316966
محترم محمد سلیم اختر	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، آفیسرز کالونی، ملتان ☆	03006814664
محترم محمد آصف	دورۂ ترجمہ قرآن	نزد شیش محل میرج کلب پرانا شجاع آباد روڈ، ملتان ☆	03006300129
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	دورۂ ترجمہ قرآن	بندھن مارکی، ریلوے روڈ، شجاع آباد ☆	03008098829
		حلقہ سکھر	
محترم احمد صادق سومرو	خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد شاہ پنجو سلطان تحصیل میہڑ ضلع دادو نزد رادھن سٹی	03455255100
محترم حافظ ثناء اللہ گبول	خلاصہ مضامین قرآن	مرکز تنظیم اسلامی حلقہ سکھر 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ، سکھر	03003146113
		حلقہ کراچی شمالی	
محترم محمد خرم احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	پلاٹ نمبر-4-14.D / 16 وائٹ گولڈ ناظم آباد نمبر 4، کراچی ☆	03008293917
محترم سید فاروق احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	کاسا مینٹو بینکوئیٹ نزد 5 اسٹار چورنگی، نارتھ ناظم آباد ☆	03002430744
محترم شیخ منصور روفی	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی یاسین آباد فیڈرل بی ایریا بلاک 9 ☆	03134455515
محترم محمد ارشد	دورۂ ترجمہ قرآن	گھانچی کمیونٹی، بینکوئیٹ ST5A بلاک J، سخی حسن چورنگی، نارتھ ناظم آباد	03002109243
محترم آغا آصف حسین	خلاصہ مضامین قرآن	علی کیسل میرج لان بالمقابل رحمانیہ مسجد سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن ☆	03212925200
محترم محمد عمران	خلاصہ مضامین قرآن	کرن محل پلاٹ 421 عزیز نگر سیکٹر ساڑھے 11 نزد اسلام چوک اورنگی ٹاؤن ☆	03212260360
محترم عاطف محمود	خلاصہ مضامین قرآن	امامہ لان سیکٹر 16 / 1 گلشن بہار نزد جرمن اسکول اورنگی ٹاؤن ☆	03212260360
محترم محمد یاسر	خلاصہ مضامین قرآن	قرآن مرکز ناظم آباد 1-4 G / 10 ناظم آباد نمبر 1 نزد برکتی ہوٹل ☆	03008293917
محترم عمیر کریم	خلاصہ مضامین قرآن	سلیبریشن بینکوئیٹ نیا ناظم آباد کلمہ چوک	03313469069
		حلقہ کراچی وسطی	
محترم راشد حسین شاہ	دورۂ ترجمہ قرآن	الخیر کمیونٹی سینٹر، ابراہیم ولاز، جامعہ ملیہ روڈ، ملیر سٹی ☆	03332392278
محترم انجینئر محمد عثمان علی	دورۂ ترجمہ قرآن	پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس۔ کمیونٹی بینکوئیٹ، بلاک PECHS.2 مین شاہراہ قائدین ☆	03452156660
محترم حافظ محمد راسب وسیم	دورۂ ترجمہ قرآن	الحنا گارڈن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، بلاک 4 گلشن اقبال ☆	03343453195

محترم سید سلیم الدین	دورۂ ترجمہ قرآن	The Celebration.PIA Housing Society. Opp: PHA. Blk-9Gulistan e Johar☆	03343722609
محترم عزیز ظفر صدیقی	دورۂ ترجمہ قرآن	ڈیفوڈلز لان، مین جناح ایونیو، ماڈل کالونی ☆	03333476182
محترم سید وجاہت علی	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد عثمان، متصل فاران کلب نزد نیشنل اسٹیڈیم، بلاک 17 گلشن اقبال ☆	03002590721
محترم غلام مصطفی بٹ	دورۂ ترجمہ قرآن	E Complex College آڈیٹوریم گلشن حدید فیز 1، نزد خیبر اسٹور ☆	03232675392
محترم محمد ظہیر	دورۂ ترجمہ قرآن	لعل برڈ اسکول، سیکٹر 17A نزد منگل بازار گراونڈ، RT فوڈ والی گلی، شاہ لطیف ٹاون ☆	03122526637
محترم محمد حسین	خلاصۂ مضامین قرآن	کراچی میٹروپولیٹن اکیڈمی (سابقہ آکسفورڈ اسکول) انڈس مہران، ملیر ☆	03322210335
محترم حافظ اسد قریشی	خلاصۂ مضامین قرآن	قرآن انسٹیٹیوٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14 گلستان جوہر ☆	03323652407

حلقہ کراچی جنوبی

محترم ڈاکٹر محمد الیاس	دورۂ ترجمہ قرآن	گلستان انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ ☆	03219221929
محترم عامر خان	دورۂ ترجمہ قرآن	Arwa Lawn متصل امن ٹاور، کورنگی کراسنگ ☆	03020275546
محترم محمد نعمان	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، مسجد جامع القرآن، اسٹریٹ 34، خیابان راحت، درخشاں ڈیفنس فیز 6 ☆	03042135558
محترم عمیر نواز خان لودھی	دورۂ ترجمہ قرآن	ریڈیسن میرج لان، KPT انٹرچینج بالمقابل ایکسٹینشن، فیز 7 ڈیفنس، نزد امتیاز سپر مارکیٹ، PSO پٹرول پمپ ☆	03002321278
محترم محمد سہیل	دورۂ ترجمہ قرآن	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھائی ☆	03324060999
محترم نعمان آفتاب	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن مرکز لانڈھی: 861، ایریا 37D، نزد رضوان سوئیٹس (بابر مارکیٹ) لانڈھی 2 ☆	03332815528
محترم عاطف اسلم	دورۂ ترجمہ قرآن	ملن بینکوئٹ، پلاٹ نمبر B-484، نزد اولیس شہید پارک، سیکٹر A-35، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 ☆	03362129166
محترم محمد ہاشم	دورۂ ترجمہ قرآن	ہما لان، نزد جنگ اخبار بلڈنگ وشاہین کمپلیکس، آئی آئی چندریگر روڈ ☆	03332134787
محترم محمد رضوان	خلاصۂ مضامین قرآن	Quran Markaz Defence,10th C, 13th Commercial Street, Phase II Ext. DHA☆	03002933734
محترم حافظ محمد اسلم	خلاصۂ مضامین قرآن	Apartment A-1,Clifton Estate Building,Block 8,Opposite Dunkin Donuts, Schon Circle, Clifton ☆	03212344789
محترم ڈاکٹر اسرار علی	خلاصۂ مضامین قرآن	پلاٹ نمبر 2095ء، رحیم آباد اسٹریٹ نمبر 17، سیکٹر 43A، نزد لیاقت P.M.T، کورنگی نمبر 3	03369211177

حلقہ کراچی شرقی

محترم انجینئر سید نعمان اختر	دورۂ ترجمہ قرآن	ایڈن گارڈن، سیکٹر A-35، رم جھم ٹاور، اسکیم-33 ☆	03201212507
محترم محمد حذیفہ پراچہ	دورۂ ترجمہ قرآن	عرش بریں لان، سیکٹر 4 B، سرجانی ٹاؤن ☆	03002193877
محترم عمران چھاپڑا	دورۂ ترجمہ قرآن	اقراء یونیورسٹی بحریہ ٹاؤن کراچی ☆	03360825671
محترم وقاص قائم	دورۂ ترجمہ قرآن	رائل پیلس، بالمقابل نیو کراچی تھانہ، سیکٹر L-11 ☆	03453129542
محترم سید محمد مصطفی	دورۂ ترجمہ قرآن	دی ویڈنگ بینکوئٹ سیکٹر B-11 نارتھ کراچی نزد بارہ دری شاپ ☆	03112642890
محترم طارق امیر پیرزادہ	دورۂ ترجمہ قرآن	M.C.C لان، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، گلزار ہجری ☆	03360602628
محترم سید عمر انعام جعفری	دورۂ ترجمہ قرآن	رابعہ لان کوئٹہ ٹاون بالمقابل PCSIR سوسائٹی مین ہجری روڈ ☆	03332194114
محترم ڈاکٹر انوار علی	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن، سیکٹر-Q، گلشن معمار ☆	03232024576

حلقہ بلوچستان

ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصۂ مضامین قرآن	جی کے اسٹیٹ اینڈ بلڈرز، برٹیچ پلازہ، نزد گلشن اعظم اسکیم نواں کلی، کوئٹہ	03453101002

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(06 تا 12 فروری 2025ء)

جمعرات 06 فروری: صبح کو مرکزی عاملہ، دینِ حق ٹرسٹ اور تحریکِ خلافت کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبۂ نظامت اور بعد نمازِ عصر شعبۂ رابطہ، قانونی و انتظامی امور کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ بعد نمازِ مغرب مرکز میں پایۂ تکمیل پانے والے رجوع الی القرآن کورس کی تقسیم اسناد کے تقریب کی صدارت اور مختصر خطاب کیا۔

جمعۃ المبارک 07 فروری: صبح شعبۂ سمع و بصر اور سوشل میڈیا کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعدازاں شعبۂ سمع و بصر ہی کے سٹوڈیو میں پروگرام ”امیر سے ملاقات“ کی ریکارڈنگ کرائی۔ خطابِ جمعہ سے قبل ایوب بیگ مرزا صاحب سے مختصر ملاقات کی۔ تقریر اور خطابِ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر کو شعبۂ نشر و اشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو کلیۃ القرآن، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے درسِ نظامی کے فاضلین کی تقریبِ تقسیم اسناد میں شرکت کی اور مختصر خطاب کیا۔ رات کو شعبۂ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 08 فروری: صبح کو ”مدرسین ریفریشر کورس“ میں ”دورۂ ترجمہ قرآن/خلاصۂ مضامین قرآن کے مدرسین کے لیے ہدایات“ کے موضوع پر مدرسین سے خطاب کیا۔ نمازِ ظہر سے قبل شعبۂ انگریزی و زکوٰۃ کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو کراچی روانگی ہوئی۔

پیر 10 فروری: رات کو قرآن اکیڈمی، ڈی ایچ اے کراچی، کے رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کے ساتھ ایک مختصر نشست میں شرکت اور تذکیری گفتگو کی۔

بدھ 12 فروری: قرآن اکیڈمی یاسین آباد کراچی میں رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ سے سوال جواب کی ایک طویل نشست ہوئی جس میں تنظیم سے متعلق سوالات کے بھی جوابات دیئے۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ منتقلہ قرآنی نصاب کے انگریزی ترجمہ اور دیگر امور کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی ریکارڈنگز کا اہتمام ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ فیصل آباد کے مبتدی رفیق محمد لطیف کی اہلیہ اور عبدالحفیظ ربانی کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0306-7055721

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر 1 کے رفیق جناب محمد عارف کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-2594635

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، نوشہرہ کے رفیق جناب جان نثار اختر کی چچازاد بہن اور ممانی وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0333-9011464

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

تازہ شمارہ
جنوری تا مارچ 2025ء

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم و حکم قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی
حکمتِ قرآن
لاہور

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین — ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

☆ دورنگی اور عملی تضاد!!! — ڈاکٹر ابصار احمد
☆ مِلاکُ التأویل (۳۹) — ابوجعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
☆ علامہ اقبال اور اسلامی جدّت پسندی — ڈاکٹر محمد رشید ارشد
☆ رسالہ ”ظہور العدم بنور القدم“ (۳) — مولانا اشرف علی تھانویؒ/اکرم محمود
☆ مباحثِ عقیدہ (۲۱) — مؤمن محمود

افادات حافظ احمد یارؒ ”ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح“ (زر محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبان انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 100 روپے ☆ سالانہ زرِ تعاون: 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ

”دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی 23KM ملتان روڈ نزد چوہنگ، لاہور“

21 تا 23 فروری 2025ء

(بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

نقباء کورس

(نئے و متوقع نقباء کے لیے)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0321-4369865

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.7

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore